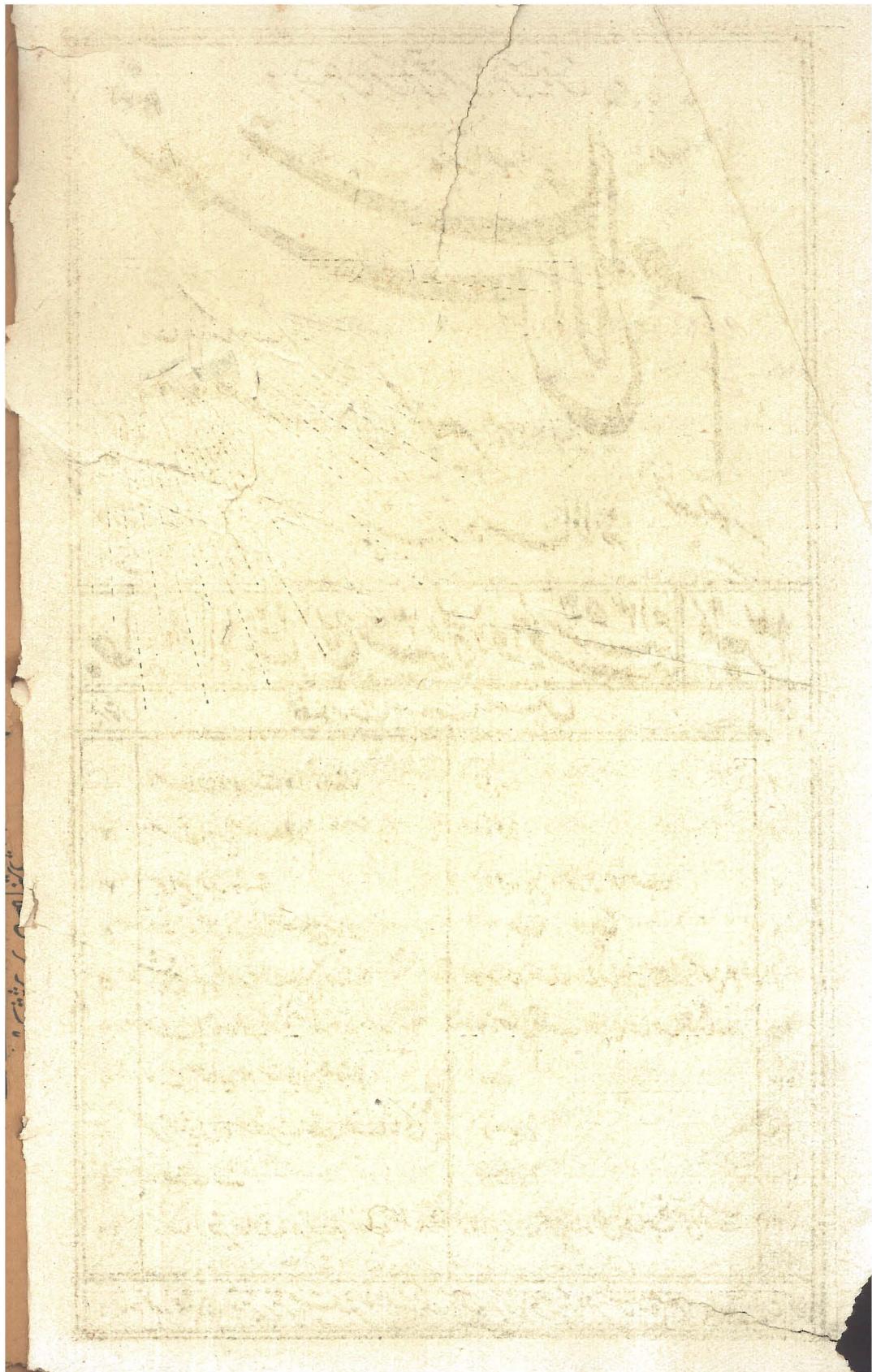




Chief Editor:- Zahur Ahmad Bugvi

Shams-ul-Islam, Bhera.



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِاِسْمِهِ

اللّٰم

ش

ش

مقام اساعت :-

جامع مسجد حبیرہ (پنجابی)

ارکان ادامت :-
علام محمد حبیت اللہ ارشاد
افتح راجح دیگوی

دہلانہ عصر

سالہ ۱۴۲۹ و ۱۴۳۰ھ کمپریم

حلہ ۸

درست مختاصین

صفو

نیز خار

۱	اے	و آخرت	۱
۲	سلام	جوہر یے	۲
۳	اظہار	نظارہ گلزار درصل بہار	۳
۴	شیخ الکبر اور ختنہ نبوت	شیخ الکبر اور ختنہ نبوت	۴
۵	سیدنا امام اعظم اور فرقہ مرجیہ	سیدنا امام اعظم اور فرقہ مرجیہ	۵
۶	دریخانہ لکھنؤ افغان	دریخانہ لکھنؤ افغان	۶
۷	مرزا یوں کا حضرت مجدد الف ثانی پر	مرزا یوں کا حضرت مجدد الف ثانی پر	۷
۸	اطلاعات	اطلاعات	۸
۹	رسالہ خیر جاری دفتر دید نسبت خاکساری	رسالہ خیر جاری دفتر دید نسبت خاکساری	۹
۱۰	مولانا یززادہ محمد بناء الحق صاحب قاسمی امرست	مولانا یززادہ محمد بناء الحق صاحب قاسمی امرست	۱۰

باہتمام ظہور احمدیوی ایڈیٹر پڑھ ریت بلشیر مغیری مکر پس سرگردانہ ہے۔ نیز اللہ عاصمہ، خاک سے شایع ہوا

حق پرستی اور تضامن بالکتابت السنۃ کی جگہ تصنیع نفس پرستی کو اپنی زندگی کا شعار بنایا ہے ہم جو باتے شرعاً عیت نوازی اور خدا بہت کے لئے اپنے مبجود ذمہ "کی پرستش کر رہے ہیں۔ اسلام کے ان روے ہڑے اندرونی اور بیرونی فتنوں کی طرف تعجب نہیں، جو اسلام کا گلاگھونٹ دینا چاہتے ہیں اور اپنا قیمتی وقت اور ملی قوتیں فضول مباحثت اور لا ایعنی بھگڑوں میں صدائے کر رہے ہیں۔ دنیا کی توں پوری یک جھنپسی اور سرگرمی کے ساتھ اپنی اپنی تحریر و اصلاح میں سرگرم ہیں۔ مگر مسلمانوں کی ایک محدود اور خحصر جماعت کو جھوٹ کر باقی سب تحذیب و انتشار کے کاموں میں لکھے ہوئے ہیں اور نفاق و شفاقت کی آنکھ کو بھٹکا رہے ہیں۔

مسکانو! اپنائے والا پکار رہا ہے کہ اب بھی خداۓ قدوس کی کرشنی و نافرمانی سے باز آجائو۔ اور تمام نعمتوں کو مٹا کر دین کے تحفظ اور تبلیغ و اشاعت کے لئے ایک ہو جاؤ۔ ورنہ مٹ جاؤ گے۔ کیا مسلمان اس آواز کو سنیں گے؟ خدا کے بندو اخداد اغزر کو عقل و خرو اور بیداری سے کام لو۔ زمانہ بہت نزک ہے۔ اس سال بخت اقوام کے زمانہ میں باہم دست و گیریان رہا خود کو تباہی میں ڈالا ہے۔ دیکھو تھا یہے یا ہم بعض و عواد سے اسلام کی ساکھہ ٹوٹ رہی ہے۔ یا ہم بیوٹ نہب کی جڑوں کو کھو کھلا کر رہی ہے۔ قوم دہب پر حرسم کو فضول مباحثت اور لا ایعنی بھگڑاوی کو فوراً بند کر دو۔ اور نہب و ملت کی خدمت کے لئے ایک ہو جاؤ۔ سانحہ ہی عیجمی یاد رکھو۔ آج جس قدر بھی سہیگا مہ آرائی بھوٹ اور تفریت ہے وہ دنیا میں مصنوعی پیشہ ایمان نہب اور خود پست سیاسی زماں کے دم سے ہے۔ سوہ تہیں اپنے اپنے نفاذی انداز اور دو کانداریوں کی وجہ سے ایک ہمیں ہونے دیتے۔ اگر وہ اپنی کروہ سازی کو اب بھی بند کر کے نہیں تحد و تفرق نہ ہونے دیں تو ان کی پیشہ اپنی کا انہدام کر دو۔ ان کو اپنے بلیٹ فارموں، انجینوں اور گگدوں سے نکال دو۔ اور ان سے کہو۔ کہ یا تو پہلے اسلام کے بڑے بڑے فتنوں کا استیصال کرو۔ اور ہمارے سامنے تحریر و اصلاح کا متحده و متفقہ پروگرام رکھو۔ اور یا لپٹے اپنے گھر بھیو۔

اب ہم تمہاری کی پیشوائی اور لیڈری تحریب و انتشار کی بیادوں پر فائم نہیں رہنے دیں گے۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا اور اندھا دھندا اپنے لیڈروں کے تھیپے لگے رہے تو قیامت تک بھی زندگی اور ترقی حاصل نہ کرسکو گے۔ یونہی زیل دخوار ہو گے۔ اسلام علی من اتبع الهدی۔

تہذیب ایک اور کتاب بالصرف جدید (عربی کا مریض حصہ اول قیمت ۱۰ روپے) میں مطبوعۃ الفوی (یعنی عربی گزیدہ اور شعروں میں قیمت ایک آنہ) دو قیمت ۸ روپے) روزہ لا جزا ثیت ۲ روپے مطبوعۃ الفوی (یعنی عربی گزیدہ اور شعروں میں قیمت ایک آنہ)۔

مکثتہ باب اول۔ قیمت ایک آنہ۔ مطبوعۃ الفوی (یعنی عربی گزیدہ اور شعروں میں قیمت ایک آنہ)۔

کمشائن دل

صحابہ کرام میں سب سے زیادہ حدیثیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت ابو ہریرہ الصحابہ صحفہ میں سے تھے۔ اور یہ پوری جماعت عموماً اور حضرت ابو ہریرہ خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بہت کے لئے جدا ہیں ہوتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ کے بعد زیادہ روایات کرنے والے عبد بن عمر اور حضرت عائشہ اور ان کے بعد حضرت عبداللہ بن عباس اور حباب بن عبد اللہ اور حضرت انس بن میں سب سے عمدہ کثرت سے فتوحی دینے والے حضرت ابن عباس تھے اور علمی معلومات کے لحاظ سے سب سے زیادہ وسیع النظر حضرت فاروق نظم اور حضرت علی ترضیؓ اور علم فراصل میں سب سے زیادہ ماہر زید بن ثابت تھے مسروق رکھا کرتے تھے کہ تمام صحابہ کا علم ان چھوٹے میں جمع تھا۔ عمر بن علیؓ ابن کعب زید۔ ابو الدرد ابین مسعود۔ اور پھر ان سب میں بھی علیؓ اور مسعود سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمدہ مبارک میں حسب ذیل چھ صحابوں نے پڑے قرآن کو حفظ کیا تھا۔ علیؓ مرضیؓ عثمان زی المزید۔ ابی بن کعب میاذب جبل۔ ابو الدرد ابریغ۔ ابو زید انصاری رضی۔ تیم داری رضی۔ عبادہ بن صامت رضی۔ ایوب انصاری رضی۔ زید بن ثابت رضی۔

کوئی صحابی ایسا نہیں ہے جس کے باپ اور بیٹے دونوں جگہ بدر میں شرکیں ہوئے ہوں۔ سوا حضرت مرشد اور ان کے والد کے۔ اور کوئی صحابی ایسا نہیں ہے جس کے باپ اور بیٹے اور پوتے جماعت صحابہ میں شامل ہوں مگر حضرت ابو بکر صدیق رضی کے کوہ خود صحابی بلکہ فضل صحابہ۔ ان کے والد ابو تھما فہ بھی صحابی اور بیٹے پوتے اور پڑپوتے بھی صحابی۔

جماعت صحابہ میں سات صحابی ایسے نظر آتے ہیں۔ جو سب کے سب ایک ماں اور ایک باپ کی اولاد میں تھے۔ اور سب نے ہجرت بھی ایک سال تھکی۔ اور ایک ہی غفرانہ خندق میں سب نے ایک سال تھہ شربت شہادت نوش کیا۔ ان ساتوں صحابیوں کے نام یہ ہیں۔

نعمان رضی۔ عقيل رضی۔ سویدہ۔ سان رضی۔ عبدالرحمن رضی۔ تؤیں کا نام مختین نے طاہر نہیں کیا ہے۔ یہ ساتوں مقرر مزدی کے پیشہ چڑھتے تھے۔

صحابیات میں ایک خاتون ایسی ہیں جو کے سات میٹے تھے اور ساتوں جگہ بدر میں شرکیں ہوئے

جو امر لئے

(دیپر موزی صاحب)

- ۱۔ ہر د کا زیور داشتندی ہے۔ گزورت کا زیور بحثت۔
- ۲۔ عصمت کے آئینے کو جب تھیس لگ جاتی ہے تو دنیا کا کوئی کاریگر سے مرمت نہیں کر سکتا۔
- ۳۔ مقدوس باز آدمی گائے ہار کر بلی جنتا ہے۔
- ۴۔ مصیبت کے بعد راحت بہتر ہے نہ راحت کے بعد مصیبت۔
- ۵۔ مرض بھی منہ سے پیدا ہوتا ہے اور مصیبت بھی۔
- ۶۔ بیکاری انسان کو گنہگار اور گراہی کی طرف لے جاتی ہے۔ گرخت میں ایک عظیم شرافت اور تقدس ہے۔
- ۷۔ پاک روح سوچنے کے لئے زیادہ طاقت و رہقی ہے۔
- ۸۔ عمدہ عقل کی نسبت عمدہ کیرکٹر (سیرت) زیادہ بہتر ہے۔
- ۹۔ کینہ آدمی دوسروں کو مصیبت میں دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ حالانکہ دوسروں کی خوشحالی ہم کو زندہ رہنے میں مدد کے سکتی ہے۔ لیکن دوسروں کی مصیبت ہم کو تکلیف اور تباہی سے فریب کر دیتی ہے۔
- ۱۰۔ بے صبر آدمی سب سے زیادہ غریب ہے۔
- ۱۱۔ لئے پتسل کا حکم کرنا۔ لئے لقصان کو سمجھنا۔ لئے یوب اور اپنی کمزوریوں کو دیکھنا

لبقہ متأہلہ اسلام :- اور سب یکے بعد دیگرے غزوت میں شہید ہوئے اپنے بستر پر ایسا یاں رکھ دیا کہ کوئی کو مت نہیں آئی۔ ان صحابیہ کا نام عفراء بنت عبدیں تھا جسے ہے اور صاحبزادوں کے نام یہ ہیں :-

معنی الرضا - مسعود رضا - ایاس رضا - خالد رضا - عوف - عاقل رضا - عاصم رضا - ان میں سے معاذ اور مسعود اور عاقل تو جنگ مبارک میں شہید ہوئے۔ اور خالد جنگ رجیع میں اور عاصم رضا بیرون میں، اور ایاس

(دھرم)

یہاں میں

۱۰۰

پ

۱۰۱

۱۰۲

کافی ہے۔

۱۲۔ انسان بسیار قد خواہشات پوری کر گیا۔ اس کی مصیبتوں کی تعداد میں اس سے وگنا اضافہ جو شیخ

سہو۔ غلطی کرنا انسان کا کام ہے۔ غلطی پر پیشی مان ہونا دلیلوں کا کام ہے۔ اور غلطی پر اصرار کرنا شیخ

کافی ہے۔

۱۳۔ انسان کی جسمانی حالت بڑی حد تک اس کی نفسی کیفیت کے تابع ہے روحانی قوت سے شب

روز جدیدات کو مغلوب کرنا مشکل ہے اور جسمانی قوت سے دنیا کو فتح کرنا سہل ہے۔

۱۴۔ انسان کی زبان جب خدا کی کار سازیوں کو بیان کرتی ہے۔ تو اسے ناقص طریقے سے

بیان کرتی ہے۔

۱۵۔ کسر نفس تک خودی کا نام ہے۔ افسزگ خودی صدھل بخات ہے۔ یہ کوئی عمل نہیں۔ بلکہ

وہ مقصد ہے جس کے لئے اور اعمال کے بجائے ہیں۔ اگر خدمت یا بخات کا طالب کسر نفسی سے

محروم ہے۔ تو اس کی طلب جھوٹی ہے۔ بغیر کسر نفس کے خدمت خود غرضی بن جاتی ہے۔

۱۶۔ جہوڑت کی ہائل فضاحت یہ ہے کہ لوگ ان کو اپنا نائیندہ بنائیں۔ جو نیک اور سچے ہوں۔ یہ ہر قوم

کا خدا داد حق ہے۔ کوہہ عرب شکنی کی صورت میں حکومت کے ساتھ اخواہ عمل کرنے سے

انکار کر دے۔ ہماری خدمت وطن کا مقصد لوگوں کو لوٹانا نہیں۔ البتہ ہم خود لٹا

نہیں چاہتے۔

۱۷۔ سچے کام تھی خدا ہے۔

۱۸۔ نذر ہونے کے ساتھ حفظ مرتب کا خیال بھی رکھو۔

۱۹۔ جو شخص دوسروں کو دھوکہ دیتا ہے وہ ایک دن خود بھی دھوکہ لکھاتا ہے۔

۲۰۔ فطرت سے ہم آنسوگی حاصل کرنے کے لئے جتنی قریباً ایساں کی جائیں کم میں۔

۲۱۔ نیکی روح کی خالص صفت ہے۔

۲۲۔ شروع ہے جو انسانوں کے دلیوں کی سرفی ہوئی نیکیوں کو جگائے۔

۲۳۔ نفرت مجرم سے نہ کرو جرم سے کرو۔ سہل سوال یہ نہیں کہ انسان کیا کھانا پیتا ہے۔ بلکہ سوال یہ ہے

کہ وہ دماغ سے کیا کھنکلاتا ہے۔

۲۴۔ اگر انسان خاندان کے مفہوم کو وسیع کر دے۔ تو اس کے ملک پر بھی اس کے گھر اور اس کے ہم وطنوں

پر بھی اہل خاندان ہونیکا انطباق ہو سکتا ہے۔

نَظَارَةُ الْكَلْزَارِ در فَصْلِ بَهَارٍ

(از پیدا دمُوزی صاحب)

چو لوگ قدرت کے مناظروں اور فطرت کے مظاہروں پر نظر ڈالنے والے ہیں وہ زمین کی سطح کو فطرت کا صحیفہ اور قدرت کی وقیعہ کتاب شمار کرتے ہیں ابھی لئے ہر فقرہ کتاب قدرت جس کا مصنف و چکیم علی الاطلاق ہے ان کے نزدیک قابل غور و خوض ہے موسم بہار مرد ہوشیار کے زیبیک قدرت کی مختلف خیالیں کی ایک جملہ گاہ ہے۔ دلدار اور صاحب دولت اس کو اپنی نظر سے دیکھتے ہیں یہ کوئی قدرت کی ایک محیب میزی ہے جو شخص باغ بستان میں جا کر دیکھیے گا اس کو اس کے نظائرے نظر آئیں گے۔ اس کی کینیت حد تحریر سے باہر ہے۔ نہ صرف پھول ہیں دلفریب بلکہ پتے اور گھاس پر بھی ایک اٹھا جوں جس کے خارج مطالعے قدرت کو بدگار نظر آتی ہے۔

برگ درخت ان سبز در نظر ہوشیار

ہر ورق دفتریت معروفت کر دگار

گل بارہوں کی رنگت اور بُوقوت شامہ لیئے نوٹ گوار طیور کی نغمہ سخی وقت سامنہ کے لئے بہترین نہذا اور دس کی خوشی و انسا طول و دماغ نہ کہ آتی اور جاتی جس کا بیان کرنا ناممکن ہے۔ کبھی گل کی سادگی اور کبھی سل رثربت انگوری کی شوخی۔ زنگار کے پھولوں کی دلفریب صورتیں پھولوں کی سبقتی اور بعدنی۔ جوڑا اپنی اصر گولا تی۔ لیست اور کھڑداں۔ غرضیک فصل بہار میں باغ اور راغ دشت و کوہسار گلشن و گلزار تسامم صفت کر دگار کا ایک نمونہ بن جاتے ہیں۔ اس بہار کے پھنپھن سے پہلے ہر مرد ہوشیار جانتا ہے کہ فصل خلاف کتنی بیدار وی اور بے رحمی سے درختوں کے پتے گڑا ہے جس کو دیکھ کر ایک اندوہ گینگی دل عایت درجہ متاثر ہوتا ہے۔ اور فی الفور اس کی آنہتوں کے سامنے اس جہان کی بے شناقی کا نقشہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

لے بیفع باغ کون از بہر بر صانِ حدیث

طرح زنگ آمینی از فصل خزان اندوختہ

سرہن و شاداب درخت اور گلاب اور چینی کے پوفے خشک اور بے برگ ہو جاتے ہیں۔ اگر فطرت کے اس طرزیں اور قدرت کے اس سلسلہ پر غور کیا جائے تو اس بات کا یقین ہو جاتا ہے۔ کہ یہ پڑوگی اور برگ نہیں گویا ان کے سیخسل حمام ہے۔ کہ جو بہار کے کارندے اور قدرت کے عالی نیا سبز لیکس

پہنچنے سے پہلے ان درختوں کو نیتی ہیں ۵

ثرکتے کو گل از غنچہ بروں مے آمد ہے صنہار آفچہ ریزند عروس ان بہار
بھولوں کی نوشبوں اور عوام کو محترم تھے۔ اور ہوا سے بھولوں کی شاخیں ستانہ و اجھری
ہیں، بگویا کسی یہیں کے باغ اور بستان میں ملی فرش بھیسا ہوا ہوتا ہے۔ اور درخت موزوں بھولوں
عروس رغناکی طرح سونا ز اور عشووں سے لوگوں کے دل حفظنے والے ہوتے ہیں ۶

دواران گل والہ دایاں بہار است ہے عالم پور خیابان نقش نگار است
زگس بھین درختے سبز لباس است ہے سوسن بصف اند پر سیم ندار است

لعل بھولوں کو اپنے دل میں یتکبر کئی بھی جمال رکھتا ہوں۔ اور صرد بلند قدر کے بھی سریں پیغمبر کے
میں بھی کمال رکھتا ہوں۔ سفید لباس والا لانگو فوج بھپن کے پنگھوڑہ میں انتظار کرتے ہی بُرگھا ہو گیا
اور زبان جوانی میں بڑھاپے کے دکھشمہ رہا ہے ۷

پیریش اثر کردہ درہب صہد ہے درہب صہدہ پیری وجہاں عہد منور
خطیب بخشہ سبزہ سما مہ باندھ کر رہے فکروں میں سزا فور رکھے ہوئے بیٹھا ہے۔

پوں چنبر عنبریں بخشہ در جم ہے کامیش قسم غرق ہے فرق قدم
ظاہر بودت کر قلق داعشق تعالیٰ ہے عشق است سکون و اضطراب است نعم
زگر نرکف سیکر کھڑا دیکھ رہا تھا۔ اور سوسن زاہدیں کی طرح ایک پاؤں پر کھڑا رچنا ر اور
بید جب آپس میں گفتگو کرتے تو کہتے کہ ناز اوڑکبر اچھا نہیں ہوتا۔ خواہ کتنا بھی تو سر بلند کرے۔ میرے
قدموں سے آگ کے نہیں بڑے گا۔ اور تیری شاخیں میرے بیٹے سے آگ کے نہیں کل مکیں گی برس لے
کہ تو ایک خیز کر انداز کھڑا رہتا ہے۔ اور میں کھٹے ہوئے بخے کی طرح ۸

خواہی کہ شوی سر بغلک سای چون ہے خیز شد دو دست کٹھائی چومن
آناد سوسن بل استاد سے کہہ رہا تھا۔ کہ اس جھوٹے طبعی۔ اور پھر نے طالے دغا از وقت بہار
میں کتنا میری طرف دوڑتا ہے پھر بھول جاتا ہے۔ اور ایک ہمینہ بھی بھی بھی کو کو کے آواز کرتے ہے۔ اور پھر
چپ ہو جاتا ہے۔ میری طرح ہو۔ دیکھو نہیں ایک پاؤں پر چلنا ہوں۔ اور وہ زبانوں سے بولنا نہیں ہوں عشق
کے بھی بھپانے کے ہوتے ہیں نہ کہنے کے ۹

از گفتمن سر تو دہاں برستم داعشق تو من اگرچہ بالا دستم
یک سر تو از حسنہ از گفتمن نتوں ہر چند بدہ زبان چو سوت ہستم

بفتش مطرا لام رند سے ناز سے راز کہتا ہے کہ تیرا دل یا کام ہیں کر سکتا۔ اور تیرانہ اس بار تکلیفیں
پوکتا ایک لکھے سے ہوا کے جھونکے سے تیرے پاؤں اٹھ رجاتے ہیں اور جو لوگ آسیب کے ذریعہ تو انہی جگہ
سے اٹھ جاتا ہے۔ تو زگ تو رکھتا ہے لیکن نگہ نہیں کھانا تجوہ میں آب ہے لیکن تاب نہیں یا عاشق پائیار
ہوتا ہے نہ آبدار۔ اور شفا کو ستمگیں ہوا جا ہئے نہ نگمیں۔ تو عاشقی میں کبھی خامہ اور حشوی میں
بھی ناتمام یعنی خشقوں کی طرح رُخ یا فوختہ اور بھی عاشقوں کی طرح دل سوختہ ہے

سر تاریخ صورتِ دوستی ذنگار یہ دل عاشقان یعنی چوں اُخ یار
آجنا کہ جمال وحدت میں تابد ہے ایں نگہ دلوں نیا مند بکار

اور نیلوفر سبز جامہ پہننا ہوا سمر کو پانی میں نکال رہا تھا۔ اور زبان حال سے کوایا تھا کہ رے خالی نہیں یا
یہ کیا بیکی دکھا ہے ہو۔ عائقی نہ تھا را پیشہ ہے اور زہیدی نہیں را اذیثہ جب مقام اقتدار یا فی
میں نہیں یہ تو نم کو غرق آبی کی کیا خبر اور جب تھا ری چھپی پتگ کا انگارا ہیں تو یہ ہیں کسی کے جلنے کی نیا
خبر مجھ سے پوچھو کر جو دل سورج کی ہر محبت پر دل اتمہوں اور دل حال کو پانی پر ہے

از عشق لب حل تو لے در خوشاب ہے کوہم سر پنجہ عناب بتاب!

شااق چور محرك است مجد و بند ہے چون نیلوفر سبز فلشدیم بر آب!

بلند پرواز پر دوں کی فخر سنجیوں اور پرندگانوں شیریں نو کی تاریخ اڑیوں سے محبوں ہوتا تھا کہ
یہ فصل بہار کے اٹھ سے متاثر ہے۔ نہ فقط دل وحش و طیور کی حالات میں لطف و سرور پا جاتا ہے
 بلکہ حضرت انسان میں بھکر خون و ظہر غطرتِ الہی فسطر قدرتِ نامتناہی ہے۔ پر جوش پا جاتا ہے بھی عربی
 صدی اللہ علیہ وسلم ابی داہم فداہ نے سچ فرمایا۔ اعتنوا بد داری بعزم فائدہ یعنی بالداران کم
 کمای یعنی با شجاعہ کم و اجتنبا بردا الخس لیف فائدہ یعنی بالداران کم کمای یعنی با شجاعہ کم (العشق)
 ہر اندر اس نظارہ کو کوچھ کر دل میں فروخیاں دوڑانا ہو گا۔ کہ زنگ بے زنگ نقش کس نے
 بنائے اور صدہ زنگ کے کیچھ ہوئے اس نے بھاگتے اس خدا را لا و خشک ہی کو ملک و عہد سے کس نے گوندہ۔
 پھیوں کے حصار وہ اک کس نے تازگی بخشی۔ اور بیفتہ کرنی والوں کو کس نے چھپا بخشی۔ اور بیفتہ اور بیون
 میں کس نے سیاہی اور سچیدی رکھی۔ اور بیلوں کا دل پھیوں سے کس نے جوڑا۔ اور جن جن کو دیا
 اور اچھا جانے کے بعد کس نے سجاوٹ اور تازگی بخشی اور رفتہ افظیم کی سیاہ خاک کو جنت فیض
 جیسا دلکش کس نے بنا دیا۔ فانطروا ای اثار حسنۃ اللہ کیف یعنی الاصنف بعد موتها۔
 پھیوں کے حصاروں اور پتوں اور قسم اور لشگوں سے یہ ظاہر ہے کہ کوسم ہماری دلیل خوشنما

فرازول سے محتوقوں کی طرح درستون کو بناؤ سنا گھار کر رہی ہے کسی کے رُخ پر سرخ غازہ ہے تو کسی رخنائی۔ اور کسی پسفیت ہے تو کسی پسیاہ۔ الفرض جد ہر بھی نظر اٹھا کر دیکھو۔ قدرت با ہم فرازہ ظاہر نظرتی ہے۔ انظر ایسا اہل الانظار ہے داعیووا یا اولیٰ الابصار

شیخ الہبیر اور حجۃ ثبوت

(اذ علامہ ارشاد)

ثبوت خادیاں سے وابستگان اپنے سراپ نہاد عوے کی تائید ہیں بہت سے بزرگان دینی و علمہ مجتہدین کے اقوال پیش کر کے خود ساختہ مطالب پیدا کرنے کی حقیقتی ہے۔ عالم اسلام سے تعلق رکھنے والے ارباب بصیرت صحیح چکھیں کہ اسلاف کے اقوال و آثار پیش کرنے سے ان کی فقیہ الشال شخصیت پروانگ لگ جانے کا احتمال تو ہے لیکن اسلامیان عالم کیلئے علمانیت کوں کاسا ان موجود ہمیں ہو سکتا۔

چونکہ سینیروہ صدیقللیں پیشوت کی یہ یو شگا فیان ایک جدت پر مذکون تجویزیں اس لئے مذا صاحب کئے اکیم صفوتوی اور لا ڈیکھی اصر تھا۔ کہ وہ اپنے جسم کی اہمیت کو بعد ایک اذکرم کرنے کے لئے بہت سے سلف صاحبین کے اقوال اپنی تائید ہیں پیش کر، اسلام بگوشان آتا ہے مدفن کے لئے کسی قسم کا طلبیاں پیدا کریں جہن پر ایسی تاویلیں اور عبارات کی غلط تعبیریں قرآن و حدیث تنفسیہ و فقہ۔ اور ادب و عربیت سے بالدکو مطمئن کر سکتی ہیں لیکن یہ سکنہ تجاوز کے سرشاروں اور سکرستوں کے لئے کوئی تسلیم کا ہم نہیں پختی۔

سرمزین مسند کی عمرتیت، اسناد میں اور علوم دینیہ کی الگی نے ان جملوں کے علمبرداروں کے جو حصے اور جویں ملبدن کر دیتے ہیں۔ ایک امام کی بھی اسی وسیعی کے لئے لا علیتیت ہی بلاشبہ بے درد ہے اس کو غرفہ غلط فہیوں پر مبتلا کرنا زیادہ محنت و مشقت کا محتاج نہیں شخصیت سے معروب ہے جو خواہ قرآن و حدیث کے نام سے ملکش ہے جو اسی بزرگ کی سلیس عبارت ہی بھیت کے درخواست کا انتہا ہے۔ پیش کو و صدرم سے کیوں ذکر کئے۔

ایک ایسے میں یہ مشرک شیخ اشیور الحجی الدین ابن عربی جو مسند کا نام نہیں دیا گیا ہی پیش کر کے یہ دسوکہ صینے کی سی کی جباقی ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ بھی اجس لئے ثبوت کے قائل

ہمیں اور ان کے نزد میک ختم نبوت کے وہی سمجھی ہیں جو مرتقاً فادیاں نے بیان کئے ہیں۔ جہاں تک ہمارا تجویہ ہے۔ اس مسئلہ میں زصرف عوام اُجھے ہیں بلکہ خواص کا بھی ایک بہت بڑا گروہ اس کی چیزیں کی گئیں ہیں لجھا سکا۔ چونکہ شیخ مددوح سے عقیدت کا تعلق زصرف علمائے رسم کے بلکہ مارکانِ طرقیت و حادہ پیاساں معرفت بھی ایک خاص عقیدت رکھتے ہیں۔ مسئلہ ضروری ہے کہ ہم اس مسئلہ میں شیخ کی صاف و صریح عبارات پیش کر کے امت مسیح موعود کو ان دینی داکوؤں سے بچنے کی تلقین کریں۔

”فتوات کبیہ“ شیخ کی تولفی کتاب ہے جو حقیقت میں شیخ نایاب علمی شاہکار ان کی بلند پایہ علمیت کی بین دلیل ہے۔ اور یہی وہ کتاب ہے کہ جس کو سبق اپنے صاحب اسکا حضرت اپنے ترے فخر و سبلات سمجھتے ہیں۔ شیخ اپنی امی شہر تصنیف میں لکھتے ہیں :-

واعلم ان لذامن اللہ الامام لا الوجی فان
اور جان لو کمزیں (یعنی اولیاء اللہ کو) اللہ تعالیٰ سے
صرف الہام سوتا ہے۔ وحی فطحانہیں ہر قوی اس
لئے کہ وحی کا دروازہ آس حضرت سے اللہ علیہ وسلم
کی وفات سے بند ہو گیا۔ اخضرت سے اللہ علیہ وسلم
سے تو بیسے وحی موجود تھی۔ اور کسی خبر الہی نے
ہمیں نہیں بتلا کیا کہ آپ کے بعد بھی وحی کا اجراد باقی
رہے۔ جسے قرآن میں فرمایا کہ تقویت آپ کی
بعد کا (فتوات کبیہ ج ۳۸)

طرف وحی کی کچی سادگاپ سے پہلے نبیوں کی طرف بھی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے بعد وحی کے
متعلق نہیں فرمایا۔ عبارت مذکورہ میں حضرت شیخ نے زصرف اپنا عقیدہ بتایا بلکہ ایسے اس عقیدے پر قرآن کی
ایک آیت بھی بطور دلیل پیش کی۔ اور نہایت وضاحت سے بیان فرمایا کہ اولیاء اللہ کے قلوب
الہام سے تنوڑاے جاتے ہیں۔ گروہی صرف نبیوں اور رسولوں پر ہوتی ہے۔ اور بیعت و
رسالت کا دروازہ آنحضرت سنت حم کی ذات گرامی پر بنہو گیا۔ آپ وحی و رسالت کا مدعاً کذاب ہے۔
دوسری وجہ فرماتے ہیں :-

فَهَمَا يَقِنُ الْأَوْلَيَاءِ الْيَوْمَ بَعْدَ ارْتِفَاعِهِ
لِبْلُوَةِ الْأَلْتَعْلَفِ (فتوات کبیہ ج ۳۹)

پس آج کے دن نبوت کے بند ہو جائیکے بعد
سوائے عفان الہی اور کچھ باقی نہیں ہے

دوسری جگہ اسلام و بوت کے متعلق ایک واضح طریق پر فرماتے ہیں :-
 (اور یوں کہہ بوت بلکل سد و دھنی) ایسی لئے ان حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے افقط اس رسالت پر
 ہی اکتفا نہیں کیا اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ
 اُمّت میں بوت کے باقی رہنے کا وہم کذربجاشے
 اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ رسالت اور بوت دونوں شقطع گھوئی
 اب مرتے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے) بعد زکوٰت فی ہے اور نہ کوئی رسول -

اس عبارت میں شیخ محمد نے حدیث بنوی سے استدال لاتے ہوتے بیان فرمایا کہ رسالت نبوت دو ذرخست ممکن ہے۔ اب نہ کوئی بنی ہو سکتا ہے۔ اور نہ رسول۔ اور کافر ہی مسٹر کی تھی اپنے پیش نظر نہایت ہی صاف الفاظ میں فرمایا۔ کہ نبوت کے باقی ہنہے کا وہ سم کرنابھی ایک بہت بڑے شرعی جرم کے ارتکاب کے متراوی فیض ہے۔ بلکہ انحضرت میں اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا منشاء بھی یہی تسلیم کی تھیں رہ نسلیں نبوت کے لفاء و اجراء کے وہم میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اگر صرف یہی کہا جانا کہ قد (القطعت الریسات) توجہ وہم کا امکان موجود تھا کہ رشتایید نبوت باقی ہو۔ مگر ان حضرت مسلم کے اس ارشاد نے کہ ان الرسائل والنبوات قد القطعات فلا بُنَى بعْدِهِ وَلَا سَوْلَلَ کی انصاص رکھی۔ اس وہم کا امکان بھی رفع کرو یا مردوس ری حکمہ نہایت ہی انحضرت سے صراحت فرمایا کہ:-

والنبوة باب محقق (فتحات صفحات جلد ثالث) ۲۶۲
کہ نبوت کا دروازہ بالکلیہ بند ہے۔
دوسرا جگہ اولیاء اللہ کی رحمت مرتب و علوم شریعت کو بیان کرتے ہوئے مسلم
ختم نبیت کی تشرییع یوں فرمائی: کہ
پس من اولیاء کرام انہیاں عظیم کے ساتھ
خلافت خاصہ ہیں تو اُنہوں ہو جاتے ہیں مگر
ان کو رسالت و نبوت میں لاحق نہیں ہوتے
اُن لئے کہ نبوت و رسالت کا دروازہ مددود
فان باہم مامسید و د (فتحات کتبہ)
فتیحون الادیلۃ الائیا عبا الحمد للہ رب العالمین
ولا یتحققونہم فی الرسالۃ والنبوۃ

بُرْت و رسالت کا دروازہ بند ہو چکا۔ اب احمد لا اسکا کہاں ہے؟
ان شانہ تھیں کہ اس نے جنگ میں شریک ہائے بند کر دیا۔ اب انہی تھیں کے لئے بُرْت بُلٹے
کے لئے فتحیں اور اور خشم خستت کو بد نام کرنا اپنی صداقت و دیانت کا بیان کرنے کا نہیں تو
اونکار کرے گا۔

شیخ نزد خوارک مارک میں تاریخ نبوت میں شیخ کی پوزیشن کو واضح کیا گیا ہے مدت
کی عصیدہ میں اسلام کو قضا ائمہ راہبین بپڑان اور تامتر نزدیکی اسی عقیدہ کی اثاثت میں پہنچ کیا ہے
خلائق کے بیش نظر شیخ مذکوح صوفیات کے کرام کی باقی ناندہ جماعت کا عقیدہ وہی تشریح یا توسیع
سال فراتے ہیں۔

بیان فریضے ہیں۔
کان شیخنا ابوالعباس بن العلیف الصنیا
لیقول فی دعائیه اللهم انک سدرت
باب البیوۃ والسلطان دونناولم تسرد
باب الولایۃ اللهم مھما عینت
اعلیٰ سبیة فی الولایۃ لا علی ولی
عندک فاجعلنی ذکر الولی فخذ من
المُحَقِّبِینَ الذین طلبوا ما یمکن ان یکون
لهم (افتخرات ص ۹۴) ۲ ج
استدعا کرتے ہیں۔

شیخ ابوالعباس تھی شخصیت و وقت ظاہر کرنے کے لئے یہی بس کرتا ہے کاظم شیخ
ابن عربی اُپنی شیخنا لہماں سے شیخ کے انعام سے یاد کرتے ہیں۔ اب اسی حوالت سے یہ بھی ثابت
ہو گیا کہ تم خوبت کا عقیدہ ایک اساسی اور اصولی عقیدہ ہے۔ اس پر عوام سے لیکر اس کا سب سے
بچاں ہے جو ہمیا سے کرام خصوصیت سے اس عقیدہ پر رہف نظر فیتھے ہیں بلکہ اپنی خلوت و جلوت
میں اس پر ایمان و الیقان رکھتے ہیں جتنی کہ اپنی دعاویں میں بھی اس عقیدہ کا وید کرتے ہیں۔ اور شیخ
ابن عربی نے یہی فرمایا کہ یہ مذاہقی پیغمبری پذیر ہے۔ اور یہی تصریح فرمایا کہ فلاہیت کی مستعار
حکم کی تلاش سے مگر موتت غرض مکنن اور بچاں سے ۵

فنا نیز خیر کیسو دلار تر فشر

سیدنا امام علام اولیم فرقہ احمدیہ

(از مولانا حسکیم قطب الدین صاحب جنگلہوی)

مولیٰ امیر دین کو ہر زندگی میں جانشینی کے خلیف الایمان مسیح کو بہکاتے ہے اس کو سندھیں دوساری بھکاری میتے ہیں۔ کسی جادو اور اپنے مولیٰ قطب الدین سے اس کا جواب دریافت کرو۔ سوال اول :- ابوحنیفہ صاحب فرقہ مرجیہ سے تھا۔ اور مجیہ سب کے نزدیک دوزخی ہیں غنیمت طالبین ہست۔ وحیقۃ الفتن ص ۲۔ ابوحنیفہ حبان بن ثابت کے پیروی گئے فاماً لوگوں کو یہ رستگاری شیخ عبدالفتاد حسلاںی دوزخی فرقوں سے شمار کرتے ہیں۔ دیکھو غنیمت طالبین۔ بیان تہذیب فرقوں کا۔ اور شرح فقہ اکبر ملائی فاری خنفی کی جو امام اعلم کی کتاب کی شرح ہے جھاپہ لامور ص ۶۔ دیکھا پہ مصطفیٰ نہیں اس میں پیر صاحب کا قول کرتا ہے۔ کہ ابوحنیفہ مرجیہ فرقے سے ہے جو دوزخی فرقوں سے ہے۔

سوال دوم : حضرت عمر فرشتہ ہیں۔ اونٹ کے بدلے اگر مجھے گولہ میں تو میں گوہ لونگا اونٹ ن لونگا مرغی سکا گوشت سے بھی مجھے گوہ کا گوشت نیزادہ مرضوب ہے۔

الحوالہ : امیر دین صاحب کی مثال اس حق جیسی ہے جس کو کسی نے کہا تھا کہ تمہارا کافی گناہ چار ہے۔ اُس سے اپنے کافی تو نہ دیکھا۔ اور یعنی سی جھٹ حواس باختہ ہو کر کتنے کے پیچھے ہولیا۔ کوئی بغیر جانتا کہ فرقہ مرجیم کے عقاید باطلہ عقاید حق حنفیہ کے بالکل مختلف اور متضاد ہیں۔ خود حضرت امام اعلم ابوحنیفہؓ اور ان کے تلامیذ تبلیدین احساف فرقہ مرجیہ کے مخالف اور ان کے عقاید باطلہ کی تحریک تزوید کرتے ہیں۔ تو یہ کیسے تصور ہو سکتا ہے۔ کیحضرت امام اعلم ابوحنیفہ فرقہ مرجیہ کے مخالف تھے۔ اسی کا دلیل کروڑا ہزار نشانہ الجماعت ضعی امام اعلم ابوحنیفہ علیہ السلام کے مقدمہ اور تبعیک کرہ زین پر زندہ سوچو ہیں۔ اور ایک بھی ان میں سے مجبور ہیں۔ اگر ان کا میں کروڑ توں فرقہ مرجیہ کی بانی ہوا۔ تو ان کے عقاید بھیوں فرقہ مرجیہ کے بخش ہوتے۔ اور یہوں ان کی نصف

فرقہ مرجیہ کی ۳ دیس سے بزرگ ہوتی ہے۔

ہرگز نہ ہو سے مفتر سخن سے آگاہ
الحوالہ ولا قوہ الایمان

وہی برتبے پتتا پانی۔ اور اسی فہم و فراست پر آپ جادہ حق سے مخفف ہو کر متعدد ہوئے ہیں ہے
برین عقل و بہت ببایگریت !!

حقیقتہ الفقة ایک مخصوص بخشی کی تصنیف ہے۔ آپ احباب محدثین کے مقابلہ میں اس
غیر مقلد کی کتاب کو موضع جو بت اور محل استدلال ہیں پیش کرتے ہیں۔ ڈوب کر مرحبا۔ یا پھر الفاظ مقتب
میں بیٹھ کر رشییدیہ شرع کرو۔ سنیر مقلد بخدی جسیے سنیوں کے نزدیک نیمرتدین ہیں۔ فیلے شیعوں کے
مزدیک بھی یہ دلابی حق سے کوئوں دُور ہیں۔ آپ کی ان ہی بے شک باتوں اور بے بنیاد سفروں کو
ملحوظ رکھتے ہوئے کسی حق گونے آپ کی تصنیفات کی تزوید میں قلم نہیں لکھایا۔

بچھا آپ کا یہ لکھنا مگر بلا علی قاری نے شرح فقة اکبریں جو خود امام ابوحنیفہ کی تصنیف سے اہم
ابوحنیفہ کو فرقہ مرحیہ کا بانی لکھا ہے۔ کس قدر عقل اور درائیت کے خلاف ہے آپ نے اتساویہ کی
بھی رسمت گوارا نہ فرمائی۔ کہ اگر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ فرقہ مرحیہ کے بانی ہوتے۔ تو بلا علی قاری
جیسا نامی تجوڑ و افضل ایک ناری فرقے کے مقتدا کی کتاب کی شرح لکھتا۔ بھلا کہیں میتتصور ہو سکتا ہے
عقل کے ناخن لو۔ ذی بصیرت تھوڑا زیادی کو نہیں دکھیج سکتا۔ چچ جایسے کہ وہ ناری آدمی کی
تصنیف کو بسطی ارتھان دیکھے۔ اور چچ جائیں کہ اس کی تصنیف کو حاشیہ اور شرح سے نہیں
کرے۔ اور بھلا جو ماری فرقے کا مقتدا اور پیشووا ہو۔ اس کے تن کی شرح بلا علی قاری جیسا
غیور عالم لکھے۔ ایں خیال است و محال است و جنون

بلا علی قاری فقة اکبر مصنفہ الامام ابوحنیفہ کی تزوید لکھنا نہ کہ اس کی لشرنی۔ شرح لکھنے سے اجر و
ثواب کے ساتھ عام طور پر شارح کو اپنی شہرت بھی تنصوٰد ہوتی ہے۔ زاریں کافر کے تن کی شرح لکھنا۔
اور ڈڑٹ کر اس کی حرف بحرف تزوید نہ کرنا اپنے آپ کو بے نیزت اور ذمیل مشہور کرنا یہے نہ کہ عالم فاضل
اور ادیب و کاتب بلا علی قاری کی باقی تصانیف کو پڑھو جن میں اس نے امام اعظم کا تقویٰ اور بجزی
اور آپ کے محسن اور مجاہد بیان کئے ہیں۔

بہ غنیۃ الطالبین کا جواب۔ تو اس کے تعلق صرف اتنا عرض ہے کہ اسی غنیۃ الطالبین میں خود حضر
پیران سید استگلیگیر غوث اعظم جیلانی تھجیب بحاجتی شیخ سید محمد عبد القف در گیلانی صاحب ترجمہ ترکیبیۃ
تشریق تیجیجت میں لکھتے ہیں۔ و قال الامام ابو حنیفہ سیس فی الغلط تکبیر مسنون۔ ”ترجمہ
امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران نے فرمایا ہے کہ عین فطرمنی کوئی تکبیر مسنون نہیں یحکوم عما کہ
فرق باطلی کی تحریک دیں۔ بن نہمان بن ثابت ابوحنیفہ کو مجھی فرقے کا بانی سبتا یا گیا ہے۔ دلخان

بن ثابت کوئی اور ہے۔ ورنہ حضرت پیر سٹگیر ناری فرستے مجریم کے مقابلہ کو معین اختلاف میں
لغطہ امام کے ساتھ کبھی تسبیر نہ فرماتے۔ کما جو انصاف ہر
علیٰ نہ القیام اسی غنیمہ کے صدر،^۵ اور صدر،^۶ تکبریت تشبیہ کی بحث میں لکھا ہے۔ کان
علیٰ یکتوں صلوٰۃ الخدایا من یوم عرفتہ الی صلوٰۃ العصر من آخر ایام الشریف
و ہو مذہب امامنا احمد بن محمد بن عینل رحمۃ اللہ تعالیٰ واحد اقوال الشافعی و
ہو مذہب ابی یوسف و محمد بنت الحسن و ہوا ولی الا قاویں و احمدیا۔ و کان عبد اللہ
بن مسعود رضی یکتوں صلوٰۃ الخدایا یوم عرفتہ الی صلوٰۃ العصر من یوم الحسد و ہو
مذہب الامام الانظم ابی حنفۃ النخعان۔ (زخمی) حضرت علی کرم اللہ در مادہ ذی الجمیل کی انویں
تاریخ کو صحیح کی نمائش تے تکبیریں شروع کرتے اور تیریں کی عصر تک تیس نمازوں میں تکبیریں کہتے۔ اور تاریخ
امام احمد بن محمد بن خبل رحمۃ اللہ کا نہ سب بھی ہی ہے۔ اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کا ایک قول بھی اسی موقوفت
ہے اور یہی نہ سب ہے امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ کا۔ اور یہی قول ہائی سب تو لوں کے جام
او قریب ہے۔ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ نمازوں کی فجر سے وسیعیں کی عصر تک صرف آٹھ
نمازوں میں تکبیریں فرما لئے۔ اور امام عظیم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوئی رحمۃ اللہ کا نہ سب بھی ایک طریقہ ہے۔
اس روایت میں حضرت امام عظیم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے دو شاگردوں کا نام نہیں اور اسکم گرامی
بالصراحت موجود ہے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن امام عظیم رحمۃ اللہ کے اکابر تلامذہ میں سے ہیں اور
امام ابوحنیفہ کو پیران پیر پیر سٹگیر امام انظم کے لقب سے ملقب فرماتے ہیں۔ اگر ایں پیر پیر سٹگیر
کے خیال اقدس میں حضرت ابوحنیفہ و جبیہ رفتہ کے پیشوای ہوتے۔ تو محل اختلاف میں زادم صاحب کے
شاگردوں کا ذکر خیز فرماتے اور زادم صاحب کو امام عظیم کے لقب سے ملقب فرماتے۔ مسکونم ہوا
کہ فرقہ بالطائفی ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوئی سے پہ حضرت امام عظیم ابوحنیفہ مشتمل اے الہ نہ
و الجمیل عرضت صراحت نہیں۔

اور اس لفظی الطائفیین کے بعد،^۷ پر کتنی فدر اسکے جمل کر پیر صاحب کہتے ہیں۔ وہی مذہب
امامنا احمد و ابی حنفۃ و اهل العراق؟ (توجہ) ہم اسے امام محمد اور امام ابوحنیفہ
اور تمام اہل عراق کا یہی نہ سب ہے (انتقی)، ہماری بھی حضرت پیر سٹگیر یوٹ اعظم بیانی حجۃ
 محل اختلاف میں اور سورہ زکار میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کو اپنے امام احمد بن خبل کا متفق الخیال ظاہر
کرتے ہیں مسلموں میں۔ کہ جل اوز ناری فرقوں کی گنتی اور شماریں جس ابوحنیفہ کو مرتبہ فرقہ کا بانی بتا دیا

گیا ہے قبلہ پیر صاحب کے خیالِ شرفی میں وہ ابوحنینؑ کوئی اور ابوحنینؑ ہے۔ ورنہ قلمبیر درست مکاری حب
انہیں امام احمد را ایک ایسے ناری شخص کا جو ایک ناری فرقے کا مفتاد اور پیشوائے کبھی ہم خیال نہ طافہ رہتا
کیونکہ اس میں پیر صاحب کی توبہ بھی مقصود ہے۔ اور خود ان کے امام نبہب احمد بن حنبل کی توبہ اور تذلیل
بھی مقصود ہے۔ اور ایک توسع صاحب ذوق تدارب سر کروڑہ اولیا ایسی بے اقبال اور بے حرمتی کا کبھی
تکب نہیں ہو سکتا۔ پس صاف ظاہر ہے کہ غذیۃ الطالبین میں تہذیز فرقل کے بیان میں جس ابوحنینؑ کا شمار
مرجحہ فرقے سے کیا گیا ہے۔ وہ ابوحنینؑ نہمان ان ثابت کوئی دوسرا شخص ہے۔ یحضرت امام اعظم جو نبہب
اول کے امام اور رئۃ المذاہب سے اکیف فقیر العدیل سبق ہیں۔ یہ مراکع ہیں۔ اور یا یہ عبارت کسی بھی
خدی یا پسید راضی کے ولی عناد اور قلبی تсадیق کا اثر ہے۔

غذیۃ الطالبین سے یہیں روایتیں جو نظر کر کے دکھانی لگئی ہیں۔ نمونہ دکھانی لگئی ہیں۔ ورنہ ایسی کئی
رعایات غذیۃ الطالبین میں موجود ہیں۔ پھر یہ نیوں روایتیں صرف اکیف ہیں یا بیشتر الطالبین سے نظر کی گئی ہیں
اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یحضرت پیر صاحب نے خلیج اپنے کتنے مقامات پرستیہ ناماں ظشم
کو اعلیٰ خطاہات اور افسوس القابات سے یاد فرمایا ہوگا۔

اور جن پہبید الطبع لوگوں نے یحضرت امام اعظم ابوحنینؑ علیہ الرحمۃ کو فرض مرجحہ کا بانی لکھا ہے ان کو
دھوکہ لگا ہے۔ ابوحنینؑ نہمان بن ثابت کوئی دو شخصوں کا نام ہے۔ اکیف ان میں سے امام اعظم
سراج الاشت کے لقب سے ملقب ہے جو اکنامیس کرڈنیوں کا امام نبہب ہے جس کا
ذمہ دیدہ روسے زین پرشائیخ رائج ہے جس کے نبہب پر لاکھوں اولیا رکھتے ہیں جس کی فقہ رجیال
دھکو توں کو انتہا۔ میں جس کی فقہ کی کتابوں سے عدالتی کمروں کی الماریاں پڑی ہیں جس کے قواعدہ
دیکھ کر غیر اسلامی حکومتوں پر اپنی پڑی تحریر ایں رہے سائیئنٹیشل مرسی کر رہی ہیں۔ جو رئۃ المذاہب کو بالسط
است مداد ہیں۔ میں جو علماء بالاعظم کے باقی فرقے کے سچاگر و مجاہدین جس کی ساری زندگی سادا سنت نہ ختم
کی طرف رہیں ہیں اگر کوئی سچے جس میں سے ساداست کوام کی طرف رہیں ہیں جیسا کہ مہاونہت عیشرتیہ
خیال کیا ہے اور دوسرا وہ ابوحنینؑ سے ہو فرض مرجحہ کا بانی اور قوتدا ہے۔ صرف نام اور کیلت اور
ملدیت سے دھوکہ لگا کر جسی نے یحضرت امام اعظم سراج الاشت ابوحنینؑ نہمان بن ثابت کو مرجحہ
فرقے کا بانی لکھا کر لے جا لام کہ مرجحہ کے عتی یا خاصہ حنفیہ کے عقاید عجیبہ کے باکل مخالف ہیں
اویسی لوگوں کو غلطی سے نہمان بن ثابت کوئی کا دھوکہ لگا ہے۔ عنان کوئی فرقہ مرجحہ کا بانی ہے عنان
اویمان کا بانی جاتی صورت غلطی سے عنان سے نہمان سمجھو لیا گیا ہے۔ پھر کہتی اور دلیت کو ساقہ طاکر

کا یہ دیا ہے کہ نہمان بن ثابت ابوحنیفہ کو فرقہ مرجیہ کا بانی ہے اور دونوں فرقوں کے عقائد کو
جانچنے اور پرکھنے کی رخصت گوا را نہیں کی۔ اور شرح مواقف میں ایک تیسرا وجہ دھوکہ کی کاہی
ہے شرح مواقف میں ہے: «فَتَأْنُ كَانَ يَكِيْهُ عَنِ الْحَنِيفَةِ وَيَحْدَهُ مِنْ
الْمُجْنِفَةِ وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيْهِ قَصْدٌ بِلَهْقَدِهِ بِعِزْمِهِ لِمَوْافِقَةِ حِبْلِ الْكَبِيرِ»
(ترجمہ) اور غسان اپنے عقائد مرجیہ کو امام ابوحنیفہ نے نقش کیا تھا۔ اور ان کو مرجیہ سے شاکر تھا۔
حالانکہ یہ ان پر انداز ہے جس سے خصودیر تھا کہ ایک بڑے شخص کی موافقت سے اپنے نہب کو
روایت دے۔

اوادی شرح مواقف میں ایک پتھری وجہ دھوکہ کی بھی کاہی ہے کہ: «لَكَتَهُ هُنَّ وَقَالَ الْأَصْدِيْ
رَمَعَهُنَا أَصْحَابُ الْمَقَالَاتِ تَذَعَّدُ وَإِبْرَاهِيمَ الْحَنِيفَةَ وَاصْحَابِنَا مَرْجِيَّةُ أَهْلِ
ذِكْرِي لَأَنَّ الْمُعْنَى لِهِ فِي الْأَصْدِيْرِ كَانُوا يَلْقَبُونَ مِنْ خَالِفَهُمْ فِي الْقَدْسِ مَرْجِيَّاً تَرْجِيَّةً
عَلَمَهُمْ أَنَّهُ كَتَبَهُ ہیں اور باوجود اس کے ناقلين اقوال نے امام ابوحنیفہ کو اوسان کے اصحاب کو مرجیہ الہی
سے شاکر کیا ہے۔ اور غائب اس کی وجہ یہ ہے کہ متنزلہ زمانہ سابق میں ان لوگوں کو بہان کے ساتھ مثلاً
قد میں خالفت کرتے تھے۔ وجہ یہ کہ سب نیتی تھے۔

اللهم
اس کے علاوہ اگر مولوی امیر دین کے زعم مطابل میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نہمان بن ثابت علیہ
والغفران ناری فرقہ مرجیہ سے ہیں۔ تو مولوی امیر دین کے آباد اجداد اور اباء الاجداد و چونکہ سنی حنفی
گذرے ہیں۔ اس لئے لا محالة ان کو یہی نیقین کامل ہو گا کہ میرے آباد اجداد اور آباء الاجداد کے
سب ناری اور دین ہوتے ہے بے ہو۔ اور ناری تھے کہ ناری امام کے پیرو اور مقلد تھے۔ اور میں بھی انہی
ناریوں کی اولاد سے ایک ناخلف ناری ہوں۔ ذوقِ سلیمان تو ارتکاد کی ائمہ سزا کا فیصلہ ہے۔ سیکن
نشرت ہو رہے۔ لگداں نوں سوٹ "مازی نوں اشارہ"۔

مولوی امیر دین صاحب کے دو سوال کا جواب تو فرست کے وقت آئندہ کبھی لا ایسا
جا بیکار۔ تیکن اتنا عرض کئے بغیر بھی نہیں رہا جاتا۔ کہ مولوی امیر دین کی نشان بالکل اس حقیقتی ہے
جس کو کسی خود نے کہا تھا کہ تمہارا کان کتنا لے گیا۔ اس حقیقتی کان کو تونہ سبھالا مجموعاً الحداں
ہو کر کئی کھٹکے کے پھیے بھاگ کھڑا ہوا۔ جب سنیوں کی تمام کتابوں میں قدوری سے لیکر فتح القدير کی
ضہب بھی گور کو تراجم لکھا ہے۔ اور ساری تھے تیرو سوال سے آج تک کسی خوب سے غریب اور غلط
سے مغلس سنی نے کوئہ نہیں کھافی۔ تو پھر اس افتراض پر اذمی اور عیب گوئی سے مولوی امیر دین صاحب کا

مطلوب کیا ہے؟ اور اس ابتدی درجت میں سے اُس کی غرض کیا ہے۔ کیا فاروق عظیم خلیفہ شافعی ابیر المؤمنین خلیفۃ المسلمين حضرت امیر عمر رضی اللہ عنہ کو صحیف الحقل ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ یا سنیوں مدار خوار ثابت کر کے اپنی ہمہ شیعہ پارٹی کو حلال خوار ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ اگر آپ کے پندار میں فاروق عظیم نے صحیف الحقل تھے کہ آپ پیدا و حلال حرام میں تحریک نہیں کر سکتے تھے۔ تو سب سے پہلے امام اول فارشیجہ شیرخند حضرت علی کرم اللہ و جملہ داشت بیش پر لوم و سرزنش کرو کے اس نے کیوں دیدہ و دارستہ اپنی بیگی بزرگی ام کل شور رضی اللہ عنہما ایسے صحیف الحقل آدھی کو بیاہ دی۔ پھر سنیوں کو سور طعن بنانا آگر آپ کہیں کہ ہمارا تو ویطو ہی الہبیت اور اس کے شفاقتیں کی تحقیق و تذیل ہے۔ تو الہبیت پھر آپ ہم بجا بہیں۔ اپنے فرائیں شخصیت کیں اور جملی عادات کی تعمیم میں انسان طعون نہیں ہو سکتا۔ اور آگر آپ یہ کہیں کہ یہ ایسا خلط ہے حضرت علی کرم اللہ وجہ نے اپنی راہکی حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں بیاہ دی۔ تو آپ کو ہمارا ہمیشہ مناظر ہے آپ پرسیدہ راضیہ بہ ناریخ مناظر اور جملی شانلوگ کی نسبت میرے ساتھ تصفیہ کریں۔ یا بات ت خلو قصیفہ کر کے مجھے اطلاع جنحیں پیش طبیکہ مقابله میں آپ خود بغرض نہیں نکلیں۔ لاموں کا سخنوار ہے کوئی بیگاری نہ لائکھ رکاریں۔

او، آگر دوسرے بھی انتہا ہے کہ آپ کے خیال میں شیخ حلال خوار اور سُنی مرد و خور ہیں۔ گوہ خرگوش کی پیچی دھیون سبب ہر چیز کی جانتے ہیں۔ تو آپ از را و کرم ان راضی میں کو جھاؤں۔ جو پروردہ درستہ بن کر سنیوں کے گھرتوں سے صدر کے مائدے اور گوشت بلا و اڑاتے ہوئے ہیں کہ یہ سنی حرام حرام خور ہیں۔ ان کے ساتھ ہر چیز کی شیخیت ہے کو لہوت بھیجنے ہے۔ خصوصاً آپ ان پرے عزت پسے جیاول کو پہنچ دیں، کہ او جسے نیز قوہ انتہا سے نہیں ہے تب یہ سنی حرام خور ہیں۔ نہم ان کے گھرتوں سے کھانا پہنچنے کر دو، ان کی لشیں آتار کر ان کو سوت اپنا مردی بناو۔ تم کو یہ مسلم جمیں دیکھیں یہ سنی صراغ اپنا کر تم کو گھوڑا سے ہیں۔ کل اسی دلگچھے میں ان لوگوں نے خرگوش یا میں پھی پکا کر کھائی ہے۔ اور جن بڑے نوں ہیں تب کو کھانا کھلایا جائے ہے۔ لکھستہ شریب اپنی بڑوں میں خود سنیوں نے خرگوش اور پیچی کا گوشت کھلایا جو۔

شیخے جناب حضرت پیران پیر دستگیر یونور اغفرن عصیانی نبجوں سے پہنچاں قدس سرہ کو نہیں کافر بناوٹی سبیدن تھا اور تھے ہیں۔ لیکن ہر چاروں کی گیارہوں شب کو ہری طوں ملعون رکھنے والے بے جایا اسی پروردہ شنگاگر کو اپنا آپ بن کر سنیوں سے گیا ہوئیں کا دو دھر کھی پھر لیتے ہیں۔ جب ان کو خود لپنے نہیں پڑھوں اور انتہا رہنہیں۔ تو بھلا دوسروں کو ان کے ذریب پر کیسے انتہا رہوں گے۔

سنی غریب سے غریب کیوں نہ ہو جب اس کو مسلم لوم ہو جائے۔ کہ نہاں شرہم سید ہرث

فریشی نہیں ہوں یا پھر ان کا فرج کر کے کھاتے ہیں یعنی اس سے مرحاجیگا۔ مگر ان کے گھروں سے پانی آئے نہ پہنچے گا۔ بھوک سے شہید ہو جائیگا، مگر سگ خوار قوم کے گھروں سے روٹی نہ کھا سکے گا۔ لیکن اس کے علاوہ یہ بے شرط ذرا نہیں شرط تھے۔ اور ہرگز نہیں جھجکتے جو لوگ ان کے مذہب میں حرام اور سور برپر ہے۔ اور سچی لوگ ان کو حلال طیب جان کر کھاتے ہیں۔ اور یہ شیعہ مسیحی طرف کی بیانیں نہیں کی رہیں پرہیز پا لئے پھرتے ہیں میں سے تن کو اگر کوئی راضی اپنے فرعون ہماں نمودشت ایزید این سبا وغیرہ مرتضیٰ کی ارادت دودھ دے اے اور کہے کہ پی کر اس کا ثواب کفار مذکورین کے روحوں کو بخجا دو۔ تو مظہر سُنی دودھ کا شاق اور طلبگار کیوں نہ ہو۔ کافروں کے نام کا دودھ لیکر ہرگز نہ پہنچاں یعنی بخلاف اس کے بیسبائی فرقہ راضیوں کا کچھ اسی پہیز پست واقع ہوا ہے کہ حرام حلال میں تمیز نہیں کرتا۔

اگر آپ کی پڑیت سے بھی چھپنے والی راشی اور یہ علگ بھنگ نوش بیدن قلندر ہماں سے گھروں سے بھیک مانگنا اور سالانہ ششماہی شریعتیاں ٹھوڑی چھوڑ دیں۔ تو آپ کی کمال خدایت مشرشہر ہے۔ جی اور دھرم ڈھانا ہی! تو ہم پتھر لو بیں دھرمی!

اعلیٰ سلطنت اور عرب الدینیا دھیں لوگ ہوتے ہیں یعنی کوئی نہیں پر دلوقت نہیں ہوتا جن کو لئے نہیں کی مظہریاں انہر میں اکس نظر آتی ہیں اور جو لوگ اپنے نہیں پہنچتے اور نہیں کے تو اعد کو حق اور صحیح الحق دار کرتے ہیں وہ بھوک پایاں سخت ترک پر غور کر مکوئیں شجائیں۔ دائرة نہیں بے سر و موکت نہیں ہوتے۔ اور اس اذیتوں اور محنتوں اور مصائب پنجمہوں سے تقبیہ کے پیٹ پا لئے ہیں۔

مولوی ایضاً بخشہ اپنے کے نہیں کہا گوکھ و حصہ دخوب معلوم ہے۔ آپ گوہ کو روہئے ہیں آپ کی استیصالہار لونگی کوہ کو اپ بستلاتی ہے۔ آپ کی فرضی سور کے ہاؤں اور سور کے چڑڑے کو اپ بستلاتی ہیں۔ استیصالہار جلد اول ص ۵۷ پر لکھا ہے۔ ذکر کے سر کو ٹھوڑنے کے بعد اگر بھل ساق آگ بہ جائے تو پواد نہیں۔ استیصالہار جلد اول ص ۳۶ پر لکھا ہے۔ پا خانہ پھرتے وقت قرآن مجید پڑھا جائز ہے۔ اور (۱) استیصالہار کے اسی ص ۵۷ پر لکھا ہے۔ جعلی مرد عورت بھی قرآن پڑھیں۔ اور اسی استیصالہار کے اسی عقونٹ دلکشۃ النصلہ پر مرقوم ہے۔ عیین شناس والی عورت قرآن پڑھ سکتی ہے اور اسلامی ایسوسیم بکلام المخصوص کے بعد ایسا پر مرقوم ہے۔ سورہ والبقرہ ذکر پڑھ کر وہ کرنے سے اولاد زریثہ پسیاں ہوئی ہیں۔ قرآن کا فی جلد اول ص ۲۸ پر لکھا ہے۔ مدی و دی سے اگر نہمازی کے چوتھا اور ران تک لھڑھیاں۔ تو وضو اور نہماز فاسد

مہیں ہوئی۔ شیعوں کی ہر ایک کتاب میں بالنصریح والشتریح موجود ہے کہ سید زادیوں کا نکاح ہر قوم سے جائز ہے۔ نافیٰ ہو قضاۓ ہو۔ مروجیٰ تھوڑی ہو۔ درجی ہو۔ مراتب ہو جلا ہا ہو۔ درجی ہو۔ شیعوں میں تن بخشی یعنی بلاشہود نکاح بھی ہمیں حدوم ہے۔ شیعوں کا متعدد کچھ ہم جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی شیعوں میں کنگلیاں شبکت میں پڑھی دیکھیں۔ یہ مگر ہم یہ خرافات لکھ کر آپ سے جواب نہیں یہ طلب کرتے۔ آپ کے ان دولوں امراضوں کا مختلف جواب لکھ کر آپ پر چند سوال کرنے گے اور جواب پوچھیں گے۔ اب صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں فلکب کو نافع اور غیر نافع لکھا ہے۔ خدا پر آپ کا کیا انتراض ہے جس نے حرام اور بس چیزوں کو نافع الناس فرمایا ہے۔ اور شراب کی حرمت سے قبل جن مقدس اور پاک بازمیبوں نے شراب پیا ہے اور شراب کے منافع اور لذائیں کو اشعار عمر میں یہ میں فرمایا ہے۔ ان کی نسبت آپ کیا کہاں ہے۔ ان کو کبی حضرت امیر محمر رضی اللہ عنہ کی طرح حیف الحلق سمجھتے ہیں یا کیسے؟ اسی طرح استدللے اسلام میں کون کون جانور کھایا جاتا تھا۔ اور کس کس جانور کے کھانے سے مسلمان اجتناب کرتے تھے۔ پھر ”تل لا اجد نیما او حی ای محرماً علی طاعم دیطعمه الا ان یکون میتۃً او دمًا مسفودہً او لحده حذیرۃ الایم سے مسدوم ہوتا ہے۔“ کمروں نہ کوڑہ الائیت کے سوا باقی تمام جانور حلال تھے اور اہل اسلام ان کو حلال سمجھ کرتے تھے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

نیز پوچھتا ہوں۔ ان میں کوہ خوگوش میں پھی توشاں نہیں تھی؟ پھر ڈیجیم علیہ السلام الجیاشت ” کئتنے دن بعد نازل ہوئی۔ اور اس آئیت سے کون کون جانور حرام سمجھا گیا۔ پھر پیش نبوبیہ علی صاحبها اسلام و التحیہ سے کئتے جانور حرام ہوئے؟ اور سپہی دو ایتوں سے کئتنے روز بعد محبوت امرزادہ کی حرمت کا مسلمہ سمجھایا گیا۔ فرا تفصیل سے لکھ کر مطمئن فرمائیں۔ (باقی پھر)

تہذیب اسی

: لادینا کے ناجیب یا یہ پاک نظر لا کاری جلد اول قیمت ہم پر یہ تہذیب خصوصیت ساختہ مذاہیت کے اصول اور عقاید پر کرتی ہے ہر چند نئے باقی رہنگے ہیں۔ ۱۔ عجید فرو کتیں یہ عیانِ بیوت کے تاریخی حالات کا جیلی دو مر قیمت ہم۔ اسی خصوصیت ساختہ سیدیں محمد بابہا اللہ سیعی ایلی کی غسل و ناخ عمری بیان کرنے کے بعدیجیاں قادیانی مزرا کی کل سو سخری بھی درج ہے۔ باقی مدعاوں بیوت کے نہیں عقاید کے ساختہ مذاہیت کے اصول و عقاید کا مقابلہ کیا گیا۔ اس ناظرین دیکھا کر خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ مذاہیت بھائی ذہب کی ایک شرعاً ہے۔ بلے کا پتہ معمول الحجۃ خدم الحنفیہ اور

مَدْحُ صَاحِبِ الْجَهَنَّمِ وَرَسْعَانَ الْكَحْلَوَةِ

روح صحابہ قانونی بندوں کے خلاف ہل نست کا بے پناہ منظاہر اور رضا کار ان اسلام کے صبرہ استھان نے مسلمان ہندی کا اعلیٰ توجہ اس اہم سلسلہ کی طرف منتظر کر دی ہے۔ گورنمنٹ صوبہ یونیورسٹی نے ہل نست کے وکدی عرضہ شدت کی سماقت کے بعد شیوه و فد کو باری باری ماقوم عطا کیا۔ ہن ترقہ پیشوں کی طرف سے کامل ذمہ بی رواداری کی توقع ہو سکتی تھی میسلمان منتظر تھے کہ ان کے شیعہ برادران ملن ملن کے زخمی قلب کے لئے مردم کا سامان کیے پیدا کرستے ہیں۔ یکلکھہ کا مشہور ملک عبد الرزاق ملعون آبادی میرپور میں اپنے جریدہ میں اہل نست کو ڈیلر مہ ماہ گومنے کے بعد شیعوں کے وفد کے مطالبات پر حکمران رہیا جب تخفیق کی قلم سے مرح صحابہ کے خلاف کی انتہی نکل چکے تھے جس نے مسلمانوں کے زخمی زینک پاشی کا کچپ مشکلہ باری کر رکھا تھا جو ان پے خیال میں شیعوں کو رحمت و امن کے فرشتے اور ظلم کو ممکنہ کھینچتا تھا۔ اس کو رد نہ کر سہی مورخہ ۲۷ ربیعہ ۲۳۴ھ کے مقابلہ افتتاحیہ یہ شیعوں کی شنگلی کے عورتوں سے لکھا گیا۔ کہ میموری کے الفاظ حدد جسم خوسنا کی درست حصانۃ ہیں۔ سہر دل میں بکورہ مفت لکھیسے درج کرتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ اپنی سادہ لوگی بخوبی کاری یا لائی کی وجہ شیعوں کے غذائیں سے مطلع نہیں ہیں۔ انہیں شیعوں کے پڑھنے شہادوں کے خیالات اور تدریجیہ میں شیعیتی اتحاد کے علمبردار کے لئے بخوبی کا علم موجود ہے۔ جو لوگ اپنے خلوت کدوں میں بیٹھیے ہوئے مبلغین اسلام کو فتنہ و فساد کا حصہ شتمہ قرار دیتے رہتے ہیں۔ وہاں سطور کا غور سے مطالعہ کوئی نہ ہے۔

”شیعوں کو درج صحابہ نست کے لئے آمادہ کرنا ایسا ہے جیسے مہدوں کو راذن کی بیج یا عسیا بیوں کو حضرت مسیحی کے خامہ قاتلوں کی تحریف۔“ گورنمنٹی کے پاس شیعوں کا ذفرہ افسوس انہیں کام لٹا ہے۔ راجحہ اور مہدوں مورخہ ۲۷ ربیعہ ۲۳۴ھ کا ملکہ

لکھنؤ ۲۶ مبر ۱۹۷۷ء
روح صحابہ کے سلسلہ میں شیعوں کے خدا بات کی ترجیحی کرنے کے واسطے
۱۹ ربیعہ ۲۳۴ھ کو ہر ایک یعنی گورنر اور دھ کی خدمت میں ایک ڈیموٹیشن میش ہوا جس میں جماعتیہ
ماہرین صاحب مجتبہ رسید بخاری الحسن صاحب مجتبہ ترسیں الائچا ر رسید ابن حنفیہ
مجتبہ کے نام حاضر طور سے قابل ذکر ہیں۔

بے پیشے میموری میں ہر ایک یعنی کی اس رحمت کا شکریہ ادا کیا گیا تاکہ مدد سے نہیں پہنچے۔

کوئی برس مل کے تفصیلہ شدہ مسئلہ درج صحابہ کے متعلق نہایت کام و خطا فراہم۔ اس کے بعد
اس بات پر زندگی ڈالی گئی۔ کر دلف) اہل سنت کو درج صحابہ شاہراہ عالم پڑھنے میں اہم
کیوں ہے۔ روا، اہل شیخ کو درج صحابہ بجا ری ہونے سے شدید اختلاف یہی ہے؟ -

پہلے امر کی بات میوریل میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اہل سنت کا یہ اصرار بعض شیعوں کی دل آنے اور نبی
اعجازات کو مجرح رہنا۔ شیعوں پر نہیں توقیع و اقتدار عالم کرنا۔ اور انتقام نے کی غرض سے
نہ کوئی بھی تفصیلہ کی جائیت سے میوریل میں یہی ظاہر کیا گیا ہے کہ وجہ حجج طاشنہ میں اٹھایا گیا تھا۔ وہ سما
حجج طاشنہ تھا۔ بلکہ اس سے قبل بھی شیعوں کے خلاف اکثر اتفاقات اہل سنت کی طرف سے محاذ خبک قائم کی
گیا تھا۔ چنانچہ مخالفان جلوں کے ۱۹۰۶ء سے ۲۰۰۶ء کے درمیان اسی لکھنؤ اور دیگر اصدار میں ۱۹۰۶ء میں خلیفہ
بلerus کا حجج طاشنہ اٹھا کر زبردست فتنہ دشاد و خوزیری کی گئی تھی۔ مگر اس ماحصلے میں بھی حکام نے شیعوں کی
حقیقت کو تسلیم کر لیا تھا۔ اور اسی بنابر وہ جملہ آج تک شیعوں کی ادائیں موجود ہے۔

اس کے بعد میوریل میں وہ وجہ ذکر کئے گئے ہیں۔ جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ اہل سنت ہرگز بھی درج صحابہ مذکور
جیتیت سے پڑھا نہیں چاہتے۔ اس کے بعد میوریل میں دوسرے سوال رشیم درج صحابہ کے انتقامی خدا
کیوں میں؟) کوٹے کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔ کہ ظاہری نظر میں خلاف انصاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی
ذمہب کے پیشوائی تزلف پر دھرمے نہیں دامغتھر ہوں۔ اور اس نہیں پر کہ دلوں کے عقائد مختلف
ہیں۔ سین دصل شریعہ بعض احتلاف عقاید کی بنابرائی نہیں ہیں۔ اور نہ شیعہ ایسے غیر مذہب اور غیر مذہن ہیں جنہے
غیر مذہب کے پیشوائی کی درج نہیں کرتے۔ حالانکہ نہیں۔ اور یہ میکوئی سے مفترض نہیں ہوتے۔ صرف اس وہ سے
کہ وہ جانتے ہیں کہ دیگر قوام کے جلوسوں کی غرض ہرگز مہاری دل آزاری نہیں ہے نہ ان جلوسوں میں لیے
اشتمال کی تحریف ہوتی ہے جن سے شیعوں کو خاص نہیں صدمات پہنچے ہیں۔ اور درج صحابہ کے جلوں کی
غرض اول تولی آزاری ہے۔ دوسرے جن لوگوں کی تحریف درج صحابہ کی جاتی ہے۔ ان سے احتلاف
نہیں کے علاوہ شیعوں کو خاص رنج ہے۔ ان کے کارناموں سے شیعوں کے دلوں میں ہرے رخصمیں بیجوڑو
سوبرس کے بھی بھی مندر ہیں جو کتنے میں جب تک وہ لئے نہیں پر بیٹی ہیں۔ اس کے بعد میوریل میں
ان بیان کردہ مظالم کی ایک مختصر فہرست پیش کی گئی ہے جو اہلیت پر کہر سے۔

اس کے بعد یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جن شیعوں کے خلفاء اللہ کی نسبت یہ تقدیمات ہیں۔ وہ ہرگز بھی ان کی
درج صحابہ برداشت نہیں کرتے۔ اور یہی وجہ تھی کہ جب ۱۹۰۷ء میں درج صحابہ شروع ہوئی تو سخت
بولے اور خوزیریاں پہنچیں۔ اور شیعوں سے سخت سزا نہیں برداشت کرنے کے بعد بھی بھی درج صحابہ

سماں کو داری۔ شیخ بحدیث صحابہ سنت کے نامہ کا ایسا ہی ہے جیسے ہنر کو رونگی دینے کی
حصہ میں کو خنزیر میں کھانا ہے فانہوں کی تعریف ہے

پیغام کی تکلیف (ادریز روز نامہ محدث سہر و سفر) میں اسلامی ملک میں یہ تحریک زور پکڑ جی ہے کہ
خلف اسلامی قرول کی امیت کا انفرض مختصر کی جاتے ہوں تھم نبھی اختلافات و تفصیلات کو دوسرے کے مقام پر نہ
کو تقدیر کرے۔ یہ تحریک ایران کے ایک بڑے مجتہد نے پیش کی ہے جو حال میں صرگئے ہوئے تھے جلدی
یہ اس تحریک پر کمیں اگلے مضمون میں بحث کریں گے۔

آج ہم تے ایک لکھنؤی شیعہ اخبار میں اس ہمیوں کا اعلان صدر حما یو شیعہ فرقہ کی طرف سے مرح صحابہ
کے سلسلہ میں گورزوی یہ کے ساتھ پیش کیا گیا تھا اس ہمیوں کی ایک عبارت حسب ذیل ہے۔

شیعوں کو مرح صحابہ سنت کے نئے آمدہ کرنے ایسا ہی ہے جیسے ہنر کو دو دن کی درج یا

سچی عیسیٰ پیوں کو حضرت علیؑ کے ظاہری قاتلوں کی تعریف ہے۔

ہم اس عبارت پر توکس نہ لیتے۔ اگر ہمیوں پیش کرنے والے عام الناس اور جماعت ہوتے۔ لگوچہ اس کے پیش
کرنے والوں ہی تجہید اعلیٰ حباب مولانا یہ ناصرین صاحب کا اسم گرامی بھی شامل ہے۔ اور دوسرے مشہور تجہید
بھی اس میں تشریک ہیں ماس لئے ہم منتظر چینی کے بغیرہ نہیں سکتے جو اور اسے میں ہمیوں کے ذکر وہ
بالا الفاظ حدیثہ افسوس ناک اور تخصیبات ہیں۔ یہاں کی تقطیع رائے ہے کہ مرح صحابہ پر نیوں کی ضرور
لغوا اور زیادتی ہے اور انہیں اس پر ابھری ملامت بھی کر جائے ہیں۔ گرستیوں کی یہ زہنیت بھی سخت نامحتوق
و غرور ہے کہ وہ خلفاءؑ ملائی سے اسی تدریف کرتے ہیں جسیں تدریجاً ان سے پسند و دوں کو یا ظاہری
قاتلان کی وجہ سے بیسائیوں کو ہے۔

تجھ ہے کہ اس بیسویں صدی میں بھی ایسی عقیلی موجود ہیں۔ چودوین کو چند افراد سے دامتہ
تفہیم کرتے ہیں بھبلا اس اسلام کو دنیا بقول کر سکتی ہے جس کی تسبیت کہا جائے کہ وہ صرف اس
لئے آیا ہے کہ حضرت علیؑ اور حسین علیهم السلام کی عظمت و محبت دلوں میں قائم کرے۔ اور تمام جیان
کو ان کی حوصلت کے تحت کرے۔

خلفاءؑ ملائی سے اسلام کی جو عظیم انسان خدمت کی ہیں۔ ان سے انکا کرننا بزرگی کو حشیشی اور
احسان و امانتی ہے۔ انیں مستکنے زندگی کی شکرانے نامہ مخصوص تھے لیکن ان کے احсанوں سے

کون میان سبکوں کو سمجھتا ہے؟ اگر خلفاء ملائکت نہ ہوتے تو خلافت کی حیثیت ہی کیا ہوتی؟
اور ہل بیت اگر حکومت کرتے تو پر کرتے؟

شیعوں کو عصمرے دارے سے غور کرنا جائز ہے کہ یہ وقت اپنے تم کے بے سنت جمادات کا ہے؟ نہ
خلافت ہی باقی ہے نہ وہ ہل بیت ہی باقی ہیں جن کی مطہری پر انہم کیا جاتا ہے۔ تنک امتہ قدحہت ہیما
کسبت دیوبھا اکتبت۔ گڑھے ہوئے مرد اُکھاڑنا کہاں کی عقائدی ہے؟
ہم نے کبھی نہیں نسرا کہ شیعوں نے ہل بیت کو اپنی جائیدادیں خیش دی ہوں جو حضرت جین کو تو آخر شیعیت
علی ہی نے کو فہم لایا تھا۔ مگر کیسی غداری کر گئے۔ اچھا ہمیں جانے دیجئے۔ کیا شیعہ اس زمانہ میں جس کے
زور شور سے ماقم کرتے ہیں کبھی سید کو اپنی جائیدادیں دیدیں گے؟ اگر نہیں تو مجھیت ہل بیت کے
نام پر یہ تمام نہیں کام بے معنی ہے۔ دراصل شیعوں کی طرح شبیر یعنی پیٹے ملاوں کے جمال میں پھنس کر
انہوں نے ہو گئے ہیں۔ خوابیں کو روشنی کی نعمت عطا فرمائے ہے۔

سالانہ سالانہ جلسہ

خراب الانصار کا سالانہ عظیم الشان سالانہ جلسہ موسمہ ۱۹۳۶ء
بروفر جمیعہ بیفتہ والوار مبقاہم جامع سید جوہر رضا صاحب منعقد ہو گا
نامور علمائے کرام تشریف آؤ اگر کا وعدہ فرمائچکے ہیں مجلس تقبیلیہ
مرتب ہو گیکی ہے۔ انشاء اللہ جلسہ ہر چار طے سے ثاندار و کامیاب یکا
باہر سے تشریف لائے والے اصحاب نوکم کے مطابق
بسنسرہ وغیرہ ہمراہ لا ہیں

طعام و قیام کا انتظام

خراب الانصار کی طرف سے بلا معاوضہ کیا جائے گا۔

میرزا میوں کا حضرت مجدد نامی پر اقتدا

ایشاعت میں علامہ ارشد کا ایک مکمل درج کیا گیا ہے جس میں ارشد صاحب نے فتوحات مسیہ کے حوالوں شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ذیارت قلم نویس طاہر کے میرزا میوں کے جل نلبیں از آشکارا کیا ہے حضرت امام رباني مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھی الحدیث نے ایسے کلمات منسوب کئے ہیں یعنی کیہنہ پر عوام الدین کو مگراہ کرنے کے لئے میرزا میوں کو کافی مواد میں جانتا ہے۔ مذراجی کے مشرکانہ الہامات کے مقابلہ میں کہا جاتا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی یہ بھی کہا ہے کہ دخوتے کہنم محمد برادرست میں و رسول خدا اسپ دیں تاخیتم سپ من سبقت کرد۔ وغیرو وغیرو۔ مجھے عرصہ سے ان کلمات کے متعلق تحقیق کا شوق تھا۔ اکثر علمائے کرام نے انہیں تطبیات قرار دیا۔ مگر مجدد مالیہ تالث عشر حضرت شاہ غلام علی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی حسب ذیل تصریح نے میرزا میوں کے پر تزویر بمال کو توڑ کر کھدیا ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رسالہ سبع سیارہ مطبوعہ مطبع احمدی لاہور صفحہ ۵۳ پر فرماتے ہیں : -

چنانچہ حضرت شیخ درہیں رسالہ نوشتہ کہ شما میکوئید۔ دھنوتے کہنم محمد برادرست و فرم مشہور ساختہ اند کہ ایثار رسالہ مراجیہ نوشتہ اند۔ و معراج خود بلند تاز سرور کائنات سے اللہ علیہ وسلم تجویز کردہ و نیز کہ ایثار گفتہ اند میں و رسول خدا اسپ دیں تاخیتم اسپ من سبقت کرد۔ محس زادہ۔ بکرت کلمہ تخریج من افواہ حرم ان نیقوں والا کدبا۔ پس مقدمہ عرض
لریدیں

افڑاست او دریچ جا وہیچ وقت ایں کلمات گفتہ اند۔

دلایات القرآن

: عیسائیوں کے مشہور الحقائقی قرآن کا بیان رد۔

نیز اسی رسالہ کے ذریعہ میرزا میوں کے مخالفات بھی دوڑ ہو سکتے ہیں۔ عیسائی لاکھوں کی تعداد میں حقائقی قرآن کو رسالہ مفت تقيیم کرتے ہیں لہذا ہمایات القرآن کی وسیع اشاعت ہمایت فروزی ہے۔

قیمت فی عینکڑا، سات رچے فی شو سو شہزادے کا پتہ : نیج رسالہ شمس الاسلام جیو دینخاب

اڑ سالا

(۱۰۷)

بلخ: مولانا ظہور احمد صاحب بُوی امیر خرب النصار قریباً تین ماہ مزدے سے نیز حاضر ہے کے بعد ہم فرمائے کہ بصیرت کے بھروسے نہیں افروز ہے اور بھتی تک بصیرت میں قیام نہیں ہے وہاں سفر میں آپے جانندہ رہ لائیں گے اسکا پورا حلی کیا گا ان پر، اور اسکی طلاقت میں یعنی تبلیغی مساعی کو جاری رکھا۔ مکاتبہ میں میرزا یون کو مقابلہ کی تہت نہ ہوئی۔ الحاد اور دہشتی کے سیلاب کو روکنے کے لئے اپنی جدوجہد قابل تحسین و افزاں ہے۔ مکاتبہ میں آپے پاس تباہ و خیالات کرنے والوں کا ہجوم رہتا تھا۔ مولانا عبد الرحمن صاحب میانوی بھی جب بول پور وہی کاؤں ہیں میرزا یون کی تردید کے بعد مکاتبہ میں امیر خرب النصار کے ہمراہ پیچ گئے تھے۔ مولانا ظہور احمد صاحب نے بشرطی علاج مرض فاصیر دووا کا مکاتبہ میں قیام فرمایا۔ محمد بن اللہ کے مولانا تمدن اب کامل طور پر صحیح یا بہ طور پر صحیح ہے۔ مولوی میرزا شاہ صاحب بلخ خرب النصار نے بھی اس عرصہ میں وہیات کے کئی مقامات کا دورہ کر کے پیغام ختنہ سنانے کا ذریعہ ادا کیا۔

لواء صیر کا ماسحال علاج: - مولانا ظہور احمد صاحب بُوی نے مکاتبہ میں ڈاکٹر بی بلدر صاحب مرض فاصیر کا علاج کرایا۔ ڈاکٹر صاحب اس مرض کے علاج میں کامل ہمارت حلل کر چکے ہیں۔ آپشن کے بغیر صرف ادویہ کے استعمال سے مرض کی بیخ کنی ہو گئی۔ مرض فاصیر کے مضبوط کو ایسے قابل ڈاکٹر کی طرف رجوع کرنا چاہیے ڈاکٹر صاحب کا مطلب اسہر سکرگاڑوں رتیخ روڈ خضریو پکتہ میں واقع ہے۔ جو لوگ قصتنی سے فواصیر جیسی خطرناک مرض میں بدلنا ہو چکے ہیں۔ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف سے خط و کتابت کر کے بہترین مشورہ حصل کریں۔

قرفت احباب: زہماں محترم علام مولوی حجت اللہ صاحب شد و مولانا فتح محمد صاحب (علاء الدین) مولوی فاضل اپنی بھی ذلتی مجرموں کی بنا پر دارالعلوم فرزیہ کی خدمت تدریس مستعفی ہو چکے ہیں۔ یہ ہم صاحب دارالعلوم نے انہیں مستعفی دیں لیکن رآمادہ کرنے پاپا بگرافوس ہے کہ انہوں نے پسندیدہ دوبارہ تحریر کرنے سے مدد و رحمی کا اظہار کیا چنانچہ قبور و مساجد کو انہیں الوداع کئے کے لئے دارالعلوم میں قیامیں کی گئی۔ اور ہر دو مولوی صاحبان کو انہزار کے مذاقہ شہر سے جلوں کے ساتھ ریوے شیش کو طرف لے جیا گی۔ دو طلباء و مکملین نے ایسے

تھیں اکاں کے بعد ان کا صدر محسوس کیا۔ علامہ ارشد صاحب الکریم سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ امیر حزب الانصار کی رکنیت و اعانت سے شکش نہیں ہے۔ جسیہ مس اسلام کی ادارہ سے جو علیحدگی اختیار نہیں کی جسم بارگاہ جیب الدعوات میں ہر دو مولانا صاحبان کی صحبت دلائی کے لئے دست بدل گئیں۔ آمدین۔

دارالعلوم غفرانیہ:- امسال دارالعلوم غفرانیہ بفضل تعالیٰ دن بدن ترقی پذیر ہے۔ مؤلفین میں الحسین صاحب کی گلزاری پولانا محمد فاسی صاحب ہزاروی بحثیت اول مدرسہ ہمایت محنت و منہجی سے کام کر رہے ہیں۔ مولانا علام خان صاحب جیسے ماہر و قابل مدرس کا تشریف آوری نے مدرسہ کو بام ترقی پر پہنچایا ہے مولانا عبدالحق صاحب جیسے محقق و فاضل مدرس کی موجودگی دارالعلوم کی فلاح کا سبب بن رہی ہے۔ مولانا عبد الرحمن صاحب سیانوی کو علامہ ارشد صاحب کی گلزاری پر مدرسہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس وقت قریباً ڈیڑھ سو طلباء میں حاصل کر رہے ہیں جن میں سے فتویٰ طلباء کے چند مصادر کا ذمہ حزب الانصار نے لئے رکھا ہے۔ اباق کی تعداد چھاپ کے قریب ہے۔ درستہ الحفاظات کے طلباء میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ دارالعلوم کے مصادر میں بوجہ زیادتی طلباء کافی اضافہ ہو چکا ہے۔ امسال خصوصیت کے ساتھ دارالعلوم کی امانت کے لئے ارباب کرم کی توجہ درکار ہے۔

دارالآفاق مسی کی تعمیر:- سبکی یتی ہتھی اور اخلاص کے عالمیں حضن خدائے حیم و کرم کے جھرو سپر ۱۹۳۶ء میں دارالآفاق مسجد کی تعمیر کا ام شروع کیا گیا تھا۔ الحمد للہ کہ اب چھ چھوٹے کمرے تعمیر ہو چکا ہے۔ ابھی ہال کرہ۔ برآمدہ اور سچھہ مزید میوں کی تعمیر کا کام باقی ہے جامع مسجد بیلے ایک سائیبان جی کی تیار کیا جا رہا ہے علاوہ ازیں جامع مسجد کی مرمت کے لئے ہزار پانچ روپیہ درکار ہے۔

سالانہ تبلیغی ورک:- ماہ مارچ ۱۹۳۷ء کے آخر میں امیر حزب الانصار کی سرکردگی میں حزب الانصار یا شہریں تبلیغ احکام اسلام کیلئے دعوت و میاچا ہیں وہ ۲۰ مارچ سے پہلے اپنی دنخواست ذقر خزف الانصار بھیڑیں بھیجیں۔ تاکہ پرکرام مرتب کرتے وقت ان کے تمام کو ملحوظ رکھا جاسکے۔ ۲۰ مارچ کے بعد کسی طبق شکایت کرنے کا حق حاصل نہ ہو گا۔

شکریہ معاد میں:- حضرت امیر حزب الانصار کے ذمہ دلی۔ ہاگرہ سماں پر وکالت کے ارباب کرم سے قریب ۲۵ نمبر اور پیر چندہ موصول ہوا۔ خصوصیت کے ساتھ حب ذیل اصحاب نے خوب انصار

کی اداشت میں کامل حصہ لے کر معمون فرمایا۔ عالمجہاب رئیس انجام دولوی محمد امین صاحب کلکتہ۔ مولوی علام مجید الدین صاحب کان پور خان صاحب شیخ نظر الہی صاحب داہر کاظمیہ اطلاعات لاہور۔ تراجمہ العجمی صاحب مہتمہ تاجر پرسو لاہور۔ حاجی عبدالحیم صاحب رئیس جالندھر۔ میاں محمد شریف صاحب تاجر ہری ٹولی۔ خواجہ محمد صاحب ہلی۔ سید محمد ایم صاحب ہلی۔ سید علی حمدی صاحب افغانی صاحب ہلی۔ خواجہ محمد صدیق صاحب وہرو آگرہ میاں محمد صدیق صاحب سودا گر ہری کان پور۔ سید کیم عبدالنصیر صاحب کان پور۔ میاں عبدالرشید صاحب سودا گر ہری کلکتہ میاں خواجہ محمد شریف صاحب فہرستہ رئیس کلکتہ۔ خواجہ منظور الہی صاحب کلکتہ۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب و چوبھری میں صاحب و دیگر پارچہ صاحبان شال جنپیں کلکتہ۔ حاجی احسان الہی صاحب و حاجی محبوب الہی صاحب کلکتہ۔ سلم انید کپنی لوچیت پور روڈ کلکتہ۔ قاضی الطاف احمد صاحب کلکتہ۔ وغیرہ وغیرہ جامِ اللہ خیر الجزا۔

مولوی محمد امین صاحب نے دارالاقامہ کا ایک کمرہ بنوانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اسی طرح حاجی احسان الہی صاحب مالک فرمائے۔ بی مصادق برادر نے بھی ایک کمرہ کے مصارف کا ذمہ لیا ہے۔

بھرپورہ کی مالی حالت : جرجیہ مسن الامام کو گذشتہ سال سات سو روپیہ کی قرب خسارہ مہوا۔ جرجیہ نہ صرف تبلیغ احکام اسلام کیلئے ہماری کیا گیا تھا۔ اس کے اجراء کے مالی فائدہ کی توقع نہیں۔ امسال کاغذ کی گرفتی نے ہماری کمیت توڑ دی ہے۔ ڈیڑھ روپیہ چندہ سالانہ کسی طرح بھی مصارف پورائتے کیلئے کافی نہیں۔ یکاشہ اسلام اس جرجیہ کی خاص دینی خدمات پر عذر کر کے ہماری ہو صد افرانی کا کوئی سامان بھم پہنچاتے۔ ذی شہر اصحاب ڈیڑھ روپیہ کی جائے کم از کم دو روپیہ سالانہ روانہ فرمایا کریں۔ یہ کمی غیری تائید و نصیحت کے بغیر تسلیمی نظام کو قائم رکھنے کی اپنی ہمت نہیں پاتے۔ متنقل ہاوین کی کیا یہی جماعت درکار ہے جو جرجیہ کی توزیع اشاعت اور مالی ادارہ کیلئے ہمیشہ سامنی ہے۔

حجاج بیت اللہ کیلئے دعا | ارکان و معاونین خوب الانصار میں سے حب ذیل صحن
تھے۔ قارئین سب کی خیریت و ایسی کے لئے دُعا فرمائیں۔

سردار محمد امیر خان صاحب مسکن کوٹ بھائی خان۔ خواجہ محمد صاحب گوروارہ بھیرہ۔ حافظ نظام الدین حب سریب کیم حست علی صاحب گوئی صوبہ بیجا شیخ الہی جو ایسا حاج سماں وال۔

اللہ تعالیٰ اپنی سب کو رج... کا ثواب عطا کئے۔ اور بخیر و عافیت و اپ لئے۔ آمين

گورنوارہ خالہ مختار حزب الانصار بھیر

بافت سال ۱۹۳۶ء

۱۹۳۶ء کے سال میں میزان مداخل چھ بہار میں سو پانچ روپیہ پندرہ آنہ نو پائی۔ اور میزان مختاری پانچ ترزاں نوسو گیارہ روپیہ چار آنہ رہا۔ سال کے آخری میں سو چھوٹے نوے روپیہ گیارہ آنہ و پائی خزانہ حزب الانصار میں موجود تھا۔ اور قریباً اسی تعداد قم و طائف مدین و فیروز میں میں واب الایق

نشہ تھی۔ لہذا ملکہ مختار کے لحاظ سے ۱۹۳۶ء کے سال کا میزان نیم برابر رہا۔

جریدہ مسلمان الاسلام : جریدہ مسلمان الاسلام کی طباعت کتابت ترسیل بخواہ محرر فتو فیور چودہ سو سیات سو اڑا تالیس روپیہ پندرہ آنہ ۴ پائی ہوئی۔

شیخ لیفۃ الاسلام : وظائف مبلغین مصارف سفر بحقین۔ سالانہ جلسہ و فیکر جلسوں کے انعقاد پر سترہ سو باستھ رہیے توہنہ اتنی پائی صرف ہے۔ اور اس میں آمدن صرف نوسوالیت ایک آنہ چھ پائی ہوئی۔

دارالعلوم غرزر : دارالعلوم غرزر کے میعنی کے وظائف اور طلباء کیستے تابع دیگر مدارفہ پر نہماں میں سولہ سو اڑھ روپیہ گیارہ آنہ تو پائی خرچ ہے۔ مگر اس میں مبلغ کے مصارف شامل نہیں۔ آنکھ دم اور عربی طلبکے لباس کا خرچ اس میں شامل نہیں۔

جامعہ حجج بھیر : جامع شجد کی مرست اور دارالاقامت کی تحریر کے لئے نو روپیہ آنکھ آنہ تین پائی صرف ہو چکا تھا۔

جن خرداں کے چند کی میعاد ارسال کے ساتھ ہو رہی ہے۔ جزو کرم اپنا نہ پنڈہ نہ یعنی آرڈر ارسال فرمائی۔ وی پی میں سوزائی خرچ ہوتے ہیں یہ منحصر

ضروری گزارش!

جن اصحاب کے نام و خریداری بہتر فولیں دوں گا ہیں۔ انکی مدت خریداری اس ہی سینے جنم ہو گئی ہے۔ اسے حضرات
بaba و کرم آئندہ کیتے اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسل فرمائی۔ اگر خدا نخواستہ کسی مجبوری کی وجہ سے آئندہ خریدار کی
کارڈ دے دے ہو۔ تو بذریعہ کا رد ختم مش اسلام کو مطلع فرمائی خاموشی کی صورت میں یہ اپیل کا پرچہ بذریعہ وی یہی مسلک
ہے کہ جو زیریہ کی موجودہ ناک مالی حالت کو رد نظر رکھتے ہوئے جملہ احباب کی خدمت میں مومنہانہ درخواست ہے کہ
بنیاد مدن علام حسین نبوی شمس اللہ (ام) پر خریداری

جیویہ کی سرتی سے تکش نہ ہوں

جناب سیال محمد خان صاحب تختیل	۱۰۴۷
» مجاز محمد خان صاحب حیدر	۱۰۴۵
» محمد شفیع خان صاحب یاسی ۳۶	۷۶
» احمد الدین صاحب حنین ۳۶	۳۶
» ایں نذر محمد صاحب گرگہ	۱۰۵
» مولوی محمد عزیز صاحب سیال خاں	۱۰۵
» مولوی عبدالعزیز صاحب بو	۱۰۵۴
» محمد نصیر الدین صاحب حکمر	۷۳۸
» خواجہ محمد علی صاحب حکوال	۱۰۶
» ڈاکٹر برکت علی صاحب (برما)	۱۰۶۸
» ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب (برما)	۱۰۶۹
» سیٹھ احمد عبدالعزیز صاحب (برما)	۱۰۷۰
» راجہ علام جیلانی صاحب (دکلہ)	۱۰۷۲
علیخاں صاحب ایم ربانی صاحب (دکلہ)	۱۰۷۳
جناب مولوی محمد حسین صاحب داپور	۱۰۷۴
» ماسٹر شیخ عبدالحیم یوسفی صاحب رسکھر	۱۰۷۵
» ڈاکٹر علام زینین صاحب (کان پور)	۱۰۷۶
» بافضل حسین صاحب (کان پور)	۹۵۲
» نمشی قادر حبیش صاحب (لہٰوار)	۹۵۰
» نمشی قادر حبیش صاحب (لہٰوار)	۵۹۰

قالَ اللَّهُ تَعَالَى

بِلْ تَقْدِيرَ الْحَقِّ عَلَى الْأَطْلَافِ مَغْفِرَةٌ فَإِذَا هُوَ رَهْقٌ

(یعنی) بلکہ محقق بات کو بالکل پیش نہیں کرتے ہیں سوچنے باطل کا داعی تو ودیتا ہے سو وہ ذہستہ نیت و نابود موجانا ہے کہ

خاکساری خریک کے باطن مصلحیں پہنچاں
عنایت اللہ مشرقی

شے جدید اسلام کے دس اصول و فتن کے ہیں دل کھول کر
مشعی سلسلہ سخن کے سعارات کا جواب طلب کیا جن پھر جوابات پر مشتمل ہیں

حیر حیرانی

درستہ دین

حیر حیرانی

شہزادہ دل کھول کر جو شہزادہ ہے اسی شہزادہ کی قابلیتی اور ترقی از تائیفا کا
پیشہ فنون ایسکرکٹ کے کس تکه لاطو ضمیمه باہمیا صورت میں خصوصی رسم و میعاد پڑھے

پس درگرد ہمیں حصہ کر دنیشہ اسلامیہ یہاں

رسالہ ہذا نجیب جویہ شہزادہ اسلام بھیرہ پنجاب سے بقیت ایک آنے علاوہ مخصوص لداں مل سکتے ہے
ایک سو روپاں کی نیت صرف پارچ روپے علاوہ مخصوص

ایک "خاکسار" کے سوالات کے جوابات قرآن مجید کی روشنی میں

دیوبندی مدرسہ میرزا محمد علی الحنفی قاسمی اور سری کے قسم سے

نگون سے ایک صاحب "غلام شبیر صاحب بہدانی" نامی نے آج سے چند ماہ قبل میرے نام خپڑے سوالات پیش کیے اور عطا یکی تھے کہ میں ان کا جواب دوں میں اگر ان صاحب کی طرف سے بالکل خالی الذہن ہوتا تو ان کے اس قدام کو تحقیق حق کے جذبہ پر چھوٹوں کر کے جواب لکھ دیتا یا لیکن پوچھنے میں بحث پر جواب غایبت اللہ مشرقی کے اخبار اللہ عزیز میں غلام شبیر صاحب کی بعض تحریریں دیکھ چکا تھا جن کی بناء پر میری اسائے تحقیق کے صاحب موصوف مشرقی الحد کے علم و بصیرت کے ساتھ نہیں بلکہ جانبداری کے ساتھ پرو ہوئی کے علاوہ ضمیم بھی ہیں اور ایسے لوگوں کے ساتھ تحاطب ہوا غیر مضید ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے کافی جواب نہ دیا۔ اس کے بعد ۲۸ دسمبر ۱۹۷۶ء کو غلام شبیر صاحب نے جانب مولینا مولوی احمد صاحب بگوی میر شمس الاسلام کے نام دس سوالات لکھ کر جوابات کا مطالعہ کرنے کے علاوہ میرے سکوت کا شرط انداز میں شکوہ کیا۔ مولانا موسیٰ حکمتیہ میں زیر علاج تھے۔ اس لئے ڈاک بھیرہ سے مکلتہ گئی۔ مکلتہ مولینا نے سوالات مجھے بھیکر جواب لکھنے کی سفارش فرمائی۔ اس لئے میں مولانا کے حکم کی تعین میں سوالات کا جواب لکھ کر ناطرین شمس الاسلام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ مولانا نے کہا ہے قرآنیہ ہی کی روشنی میں جواب لکھنے کی بہائیت فرمائی ہے۔ اس لئے صرف قرآن مجید ہی کو نہ میں نظر رکھا ہے۔ احادیث اور یہ گیوں دلائل شرعیہ سے تعریف نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ میری اس ناظری سے کو قبول فریٹے۔ اور اس کو راجح کر دہ انساؤں کی بہائیت کا ذریعہ بنائے۔

سوال نمبر ۱: دین اسلام کا منہما اور نصب العین کیا ہے؟

جواب ۱: دین اسلام کا منہما انسان کی اخوی نزدیگی کی نظر اور کامیابی۔

اس کے کہ اس کو قرآن یا اس سے ثابت کروں۔ دین کی حقیقت بتانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ برخلاف "وَمَا أُمِرْتُ إِلَّا لِتَعْبُدُهُ وَإِنَّ اللَّهَ مُحْلِصِينَ لِلَّهِ الَّذِينَ هُنَّفَاءً وَلَيُقْبِلُوا الصَّلَاةَ وَ

الْذَّكَرُ أَوْ ذِلِّكَ دِيْنُ الْقِيمَةِ (سورة البينة پارہ ۶۰) ترجمہ۔ اور ان لوگوں کو یہی حکم مٹھوا چاہا کہ انہی کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت کو اسی میلے خاص رکھیں یہ یکسوہبکر۔ اور نماز کی پابندی کریں۔ اور زکوٰۃ میا کریں۔ اور یہی دین قیم ہے۔

وہیں کی حقیقت حکوم سون کے بعد اب ہیں کامنہی اور غرض و نایت سنئے! قد افلم من تَرَكَىٰ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ طَبَلٌ لَّوْ شَوَّدَنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ حَنِيدٌ وَأَبْقَىٰ (سورة الاعلیٰ۔ پارہ ۶۴) ترجمہ۔ تحقیق فلاج پائی اُس نے یو (گناہوں سے) پاک ہوا۔ اور اپنے رب کے نام کو پیدا کیا۔ اور نماز پڑھی تھم دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو۔ اور آخرت اپنی زندگی (لوبہت ہی بہتر اور باقی سبھے والی ہے) ان روشن آیتوں سے دوباری معلوم ہوئیں، دین نام ہے اخلاص کے ساتھ خدا کی عبادت کرنے نماز پابندی سے ڈھنے نہ کوئی دینے۔ گناہوں سے بچنے اور آخرت کو دنباپ تصحیح دینے کا۔

۲۷، اس کا تیجہ اخودی زندگی کی فلاج ہے اور زندگی میثیہ رہنے والی ہے ॥

سوال نمبر ۳: حیات انجینئرنگ انسانی کا مقصد مختصر گیا ہو سکتا ہے؟

۳۵

جواب: انجینئرنگ انسانی کا مقصد حق تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں خود بیان فرمایا ہے۔ وَصَاحَلَتْ إِلَيْنَا وَالِّيْسَ إِلَّا يَعْبُدُونَ (ترجمہ)، اور یہی نے جن اور انسان کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ میری عبادت کریں۔

سوال نمبر ۴: تمام نبیوں اور رسولوں نے بنی نصر انسان کو باستثنی ظاہری وقوف دی و الامر یا الاصل آپ کے نزدیک کیا ہے۔

جواب: سوال کے الفاظ ایضاً مقصود سے فاصلہ ہے۔ سائل صاحب شاید یہ دریافت کر رہا ہے میں کہ حضرات انبیاء و رسول علیہم السلام کی تعلیمات میں اپنی شرک کیا تھا؟ اگر سائل کی مراہی ہے تو اس کا جواب قرآنی الفاظ میں یہ ہے کہ:- وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ سَوْلِ الْأَفْوَحِ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مُبْدِدُ دُنْ (سورة انبیاء پارہ ۱۷) اور یہی نے آپ سے میلے کوئی ایسا سچی نہیں بھیجا جس کے پاس ہے نے یہ وحی نہ بھیجی ہو۔ کہ میرے سو لوگوں محبود نہیں۔ پس میری عبادت کیا کرو۔

سوال نمبر ۵: کیا یہ حق ہے کہ ۱۷، قرآن حکیم جہاد سے انکار کرنے والوں کو افرا در جہاد سے جی

سلہ، سائل صاحب نے یہ بخط اسی طرح لکھا ہے شاید وہ بلا استثمار لکھا چاہتے تھے۔ (دقسمی)

چنانے والوں کو منافق کہتا ہے۔ رہنمائی میں اور وارثت جنت اور برے بڑے ایفا کی عطا یعنی کا دعوہ اُن لوگوں سے کرتا ہے جو فی سیلِ بہباد شہروں سے جم کر رہیں۔ ماں یا مر جائیں؟

جواب :- اس سوال کے درمیں دو حصے ہیں میں نے امتیاز کے لئے دونوں پر نہ لگا دیجئے ہیں۔ پہلے حصے کا جواب یہ ہے کہ جہاد کی ضرورت و فرضیت قرآن پاک اور دیگر ادیٰ نعمتی سے قطعی طور پر ثابت ہے ایش تھا تعالیٰ فرماتے ہیں:- کتبَ عَلَيْكَمُ الْقِتَال۔ (سورة بقرہ ۴۸) ترجمہ تم پر جہاد فرض کیا گیا۔ اور جو خدا تعالیٰ کے صریح ارشاد کا انکار کرے گا۔ وہ یقینیت کا فرسوہ کا رجیسے مزاعم احمد قادریانی آجہانی اور اس کے اتباع و اذناب کے عوام نہ صرف جہاد کے منابر میں بلکہ اس کو سلام کہتے ہیں۔)۔

قَاتَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا يَحْجُّ بِأَيْمَنَ إِلَّا الْكُفَّارُونَ۔ (سورة عنكبوت پارہ ۲۱) ترجمہ اور عمارتی ایتوں سماں انکار نہیں کرتے گر کافر لوگ۔

باقی رہبہادنہ کرنے والوں کا حکم سواں یہ تفصیل ہے اگر وجوہ جہاد کے شرائیں نہیں پائے جاتے۔ اور جہاد کی نفس فرضیت کا انکار بھی تحقیق نہیں تو ایسی حالت میں جہاد نہ کرنے والوں کو ناکافر کہا جا سکتا ہے نہ منافق نہ عاصی نہ گھنٹکار۔ اس لئے کہ وسعت و شطاعت نہ سو نیکے باعث وہ لوگ لفحل جہاد سے مکلف ہیں ہیں۔

قالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا يَكْفُفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَسَعَهَا (سورة بقرہ پارہ ۳۵) یعنی "اللَّهُ كُلُّ شخص کو مکلف نہیں ٹھیکر تاکہ اس کی وسعت کے مطابق" ہم جست طباعت قوت پیدا کرنے کی کوشش میں لگے رہنا چاہئے۔

"وَأَعِدُّ وَالْحَمْدُ مَا أَسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ" (سورة النفال پارہ ۱۰) اور اگر جہاد کی قدرت و شطاعت اور ضرورت کے باوجود انکار وجود کی راہ سے نہیں۔ بلکہ شخص غفلت کا شکار ہو کر کوئی شخص جہاد نہیں کرتا۔ تو وہ عن اللہ جوابیہ سوکا یعنی قرآن مجید نے اس کو بھی ناکافر نہیں کہا ہو من ہی قرار دیا ہے۔ البتہ ایسے مومن پر جایا ہو من کو فضیلت دی ہے چنانچہ فرمایا لا یَسْتَوِي الْقَاتِدُونَ مِنَ الْمُوْمِنِينَ عِنْدَ أَوْلِ الظَّرَبِ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِآيَاتِهِ وَالْفَضْلِ مَا قَضَى اللَّهُ الْمُجَاهِدُونَ بِآيَاتِهِمْ وَالْفَضْلِ مَا عَلَى الْمَقْدِيدِنَ دَسَّ جَهَةً ط (سورة نافع پارہ ۵) ترجمہ سوائے مخدروں کے جہاد سے بٹھنے والے مومنوں کو بھی رہنے والے مومنوں پر وہ جسم فضیلت دی جائے۔

پاں قرآن پاک نے ان جہاد سے بٹھنے والوں کو منافق اور جنہی قرار دیا ہے جو با وجود دعویٰ ایمان کے پر ایسا

عمل پر اور مونکی بجائے خوش اور ولائم جہاد رکھتے تھے ایسے بھائیوں کی ارشاد
ہوتا ہے : فَرَّجَ الْخَلْفُونَ مَقْعِدَهُمْ خَلَفَ سَبِيلِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يَحْاصلُوا
بِأَمْوَالِ الْيَهُودِ وَالْفَسِيلِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَاتَلُوا إِنَّ اللَّهَ فَإِنَّ الْحَرَطَ قَلْ نَارَ جَهَنَّمَ
اَتَدْحَلْ طَوْكَا نَوَا يَعْقِلُونَ ۝ (سورہ قریب پارہ ۱۰) (ترجمہ) یعنی رہ جانے والے دنافر خوش
ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے بھیجے رہنے پر اور ان کو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان کے
ساتھ جہاڑ کرنا ناگوار ہوئا اور کہنے لگے کہ تم گزی میں سنتے گو۔ آپ نے یہ بھی کہ جتنم کی آگ زیادہ گھر ہے۔ کیا خو
ہوتا اگر وہ صحیت۔ یہاں اس سوال کے پیسے صحیت کا جواب ہوا۔ اب دوسرے حصے کا جواب دلacz کرتا ہوں
سال صاحب حیثیت ملکہ عصایت احمد شریعت کے پیروں میں اور ملحد کو کے نزدیک عیانی تو متفقی ہوتی
اوہ بست کی فارشہ اس وجہ سے ہے کہ وہ جہاد کرنی ہے۔ اس لئے سائل کے طرز سوال سے بھی
عشاقی محییت کی بوآتی ہے۔ اسال صاحب کو حسلام ہونا چاہیے کہ قرآن مجید میں ایسے محدثانہ خیالت
کے لگبھیت نہیں ہے۔

محض جہاڑ اور خوزیری کوئی نیک عمل نہیں ہے جیسا کہ قفت میں نیکی اور عبادت ہے تو دوسرے قفت
میں بدیں اور تسبیت۔ اگر ایمان نسبیت ہے تو جہاڑ نے سبیل اللہ سوکھتے ہے۔ اور اگر ایمان محرموں سے
تربخاڑ کے سے فی سبیل الشیطان ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ اللذین امْوَالِ عَبَّادِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَاللَّذِينَ كَفَرُوا يَهُادِيُونَ فِي سَبِيلِ الرَّطَابِ هُوَتِ الرَّوْتِ ۝ (سورہ قریب، پارہ ۵) ترجمہ جو لوگ ایمان والے
ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لپٹتے ہیں ॥

”وَسَرْطَانُكُمْ“ کے احوالات کے دعا سے اور وارثتیت و مؤمن تھائی و نیرو نطبات ان لوگوں کے
لئے ہیں جن کو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید پر ایمان لائے اور راس کے بعد دشمن قران میں اور
نشکران دین میں کے خلاف جہاد کرنے کی توفیق موصیت موقوف۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مخاطب کر کے ارشاد
فرماتا ہے۔ وَلَئِنْ قَاتَلُوكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُهَاجِرُوكُمْ لِمَخْفِيَّةٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٍ حَذَرْتُمْ
يَعْجُونَ ۝ (سورہ آل عمران پارہ ۴۳) (ترجمہ) اداگ کھموگ اللہ کی راہ میں شامیہ جاؤ یا مر جاؤ تو ابتدۂ اللہ

تعالیٰ کے ہاں کی خفترت اور رحمت اللہ چیزوں سے بقریجہ جنگیوں (کافر لوگوں) جمع کر لے ہے ہیں ॥

”فَنَفِي بَيْنِ اللَّهِ جَهَادِ فَضْلِكُمْ اَكِيدُ دُوْسَرَے مُوقَفَہِ پُرلوں بیان فَسْرَوْفَاءَ۔ وَصَنْ

لِقَاءِنَّ فِي سَيِّئِ الْأَيْمَنِ قُتُلُوا أَوْ يُعَذَّبُ فَسَوْفَ نُوكِتُهُمْ أَجْرًا عَظِيمًا" (زندگانی پارہ ۵) (تساجمہ) اور جو دسویں شخص اللہ کی راہ میں لڑیکا۔ پھر خواہ جان سے ما راجا ہے۔ یا غالب آجائے ہم اس کو اجر عظیم دیں گے۔"

غرض یو شخص ایمان کی دولت سے مالا مال ہوتے ہوئے اند کے دین کی حُرمت و نظرت کو تائیر کھنے کی خاطر جہاد کرتا ہے۔ اس کے لئے تمام انعامات کے وعدے ہیں لیکن جو نسبیت انسان دولت ایمان سے محروم ہے وہ اگر لڑتا ہے۔ تو اس کے لئے نہ کوئی اخزوی بشارت ہے۔ نہ وعدہ انعام۔ وَمَا لَهُ فِي الْأُخْرَى مِنْ خَلَقٍ (سورہ بقرہ کوہے ۲۵۔ پارہ ۲۵)

سوال نمبر ۵ : کیا قرآن حکیم گذشتہ سماوی کتب کا حوالہ فے کر اس قوم کو صلاح نہیں کہتا۔ جو وارث زمین ہو۔ زمین کی باڈشاہت کا مالک خدا پنے آپ کو ہمکر ان لوگوں کو جوزین پر حکومت کرتے ہوں انہیں اپنا خلیفۃ فی الارض نہیں بتلاتا ہے؟

جواب :- اس سوال کی تبیں بھی وہی شرقی ذہنیت کا فرمائے۔ مشرقی ملحد نگرانی کو صالح اور خلیفۃ اللہ فی الارض سمجھتا ہے۔ اس بناء پر کہ وہ بر سر حکومت ہیں۔ اور اپنے اس تحدانہ دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے آیت ذیل کو مژہ بناتا ہے۔

"وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الْذِيْرِ مِنْ بَعْدِ الذِكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرْثِي شَهَادَةِ الصَّلَوةِ" (سورہ الانبیاء پارہ ۱۴) (ترجمہ) اور ابتدۂ تحقیق ہم کتابوں میں لوح محفوظ کے بعد لکھے چکے ہیں کہ اس زمین کے مالک یہیے صالح اور نیک بندے ہوں گے!

"الْأَرْضُ سَمِّيَ كَيْا مُرَادٌ ہے؟" [دیکھنا یہ ہے کہ اس آیت میں جس "الارض" کا ذکر ہے اس تمام آیتوں کو پڑھ جائیے تو صاف مسلوم ہو جائیکا۔ کہ ان میں نیکوں اور بدلوں کے اخزوی انجام جزا اسرا اور عالم آخرت ہی کا ذکر ہے۔ اس آیت سے ہم بالکل متصل یہ آیت سے یوہ نظری اسحاق کٹی اس سچی لکھتی ہے کہا مَدَّا فَا اول خلق یُعیدُ کاظم وعداً عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَعِلَّيْنَ" (تساجمہ) وہ دن یا ذکر نے کے قابل ہے جس روز ہم آسمانوں کو اس طرح پیٹ دیں گے جس طرح لکھتے ہیں مضمونوں کا کاغذ پیٹ دیا جاتا ہے جس طرح ہم نے اول بار پیٹا

کرنے کے وقت استدای تھی۔ اسی طرح اس کو دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہاں سے ذمہ وعدہ ہے ہم ضرور ایسا کریں گے۔

اس کے بعد آیت وَلَقَدْ كَتَنَافِ الْذِلْقُبِ الْخَيْرِ جس سے صاف طور پر لمعہ ٹھوا کہ الارض سے دنیا کی زین نہیں بلکہ جنت کی زین مراد ہے۔ دنیا ہی سلطنت و حکومت کا یہاں ذکر نہ کریں۔ اس کے علاوہ وِراشتِ ارض کی تفسیر خود قرآن مجید نے دوسرے موقع پر یوں فرمائی ہے۔ ”أَوْلَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْقِدْرَاتِ طَهُّرُهُمْ فِيهَا خَلِيلُهُنَّ“ (سورہ مُوسیٰ رکوع ۱۱ - پارہ ۱۸) (ترجمہ) یہ وہ لوگ ہیں جو وارث ہونے والے ہیں جتنے الفروض کے وہ اس میں جیشیت ہیں گے۔

الارض کی ایک اور واضح قرآنی تفسیر [زبور، قرآن اور دیگر اسمانی کتب میں] زین رکوع، قرآن اور دیگر اسمانی کتب میں ارض کا وعدہ فرمایا گیا۔ اسی وعدہ اور اس کے ریفیاء کا ذکر اہل جنت کی زبان سے قرآن پاک کی

حسب ذیل آیت میں ہے:-

وَقَالُوا إِنَّا لَنَحْمِلُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَ أَعْدَّكَ وَأَوْسَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُمِنَّ
الْجَنَّةَ حَيَّثُ شَاءَنَا (سورۃ الزمر آخری رکوع - پارہ ۲۷۵) (ترجمہ) (اہل جنت)
کہیں گے رب تحریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہم سے چھاؤ وعدہ کیا۔ اور ہم کو حصہ
زین رعنی جنت کا وارث بنایا۔ ہم جگہ پڑتے ہیں لاس زین لغتی جنت میں جہاں چاہیں۔
اپس خود قرآن پاک سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہو گئی کہ آنَ الْهُمَّ نَيْرِ ثُقَابَاءِ
الصَّاحِحُونَ“ میں نیک بندوں سے وِراشتِ ارض کا جو وعدہ فرمایا گیا ہے۔ اس سے جنت
کی وِراشت مُراد ہے۔

زبور کی آیات :- آیت زیرِ جنت میں زبور کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اگر اس سے حضرت
داؤود علیہ السلام کی کتاب زبور مراولی جائے۔ تویں اس کی بعض آیات کو جو نہیں میں نقل کریں
ر ۱۰ وہ جو خداوند کے منتظر ہیں۔ زین کو میراث میں میں کے؟ زبور آیت ۱۰ - درس ۳۲)
ر ۳۳ خداوند وینڈاروں کے دنوں کو پچانتا ہے اور ان کی میراث ابھی ہو گئی آیت ۱۰ - درس ۳۲)

و ۳۴ " صادق زمین کے وارث ہونگے اور اپنے کاب اس پر بننگے ۔" رائیت ۲۹ مدرس ۲۰۱۷
 دیکھئے چلی آئیں ہیں مطلق زمین کا ذکر ہے لیکن انھی خری دو ایوقت ہیں تصریح ہے کہ اس زمین کی
 واثت اپدی اور ہمیشہ کے لئے ہوگی۔ قرآن پاک میں بھی حیثت اور اس کی نعمتوں کو عطا اُ
 میڈ جد و ذہ (یعنی ابھی اور زخم ہونے والی خوشی کہا گیا ہے۔ دیکھی زمین کو
 اپدی کہنے کی وجہ اس کو مسلمان تو کرنہیں سکتا۔ ہاں اگر مشتق اور اس کے متبعین آریہ سماج کی
 ملکیت یہ اعلان کر دیوں کر دیا آؤ گوں کے چکر میں ابد الاماں تک بھنسی رسکی اور قیامت وغیرہ
 کچھ نہیں ہے۔ تب توبیک مشتق الحاد کے لئے کچھ گنجائش نکل سکتیگی۔ ورنہ صاف
 صاف مسلمانوں کی طرح تمہیں ماننا پڑے گا۔ کہ آئیت زیرِ بحث میں ارض سے مردی حیثت ہے
 جو ابھی یہ نہ ارضی دنیا جو ابھی نہیں بلکہ حادثہ و فانی ہے۔ اس کو ماننے کے بعد تم پریت
 خود بخود واضح ہو جائیگی کہ ارضی دنیا کی واثت کو میمن و صالح ہونے کے لئے معیار بنانا صریح
 الحاد اور جعلی ہوئی وہیت ہے۔ اگر ایمان و صاحیت کا یہی محیار ہے تو پھر فرعون مستداد نہیں
 و امثالہ کم کو مُسْمُوں اور عباد صاحیجن کے نمرہ سے کون ماں کا لال خارج کر سکتا ہے۔ جن کو
 " واثت ارض " بدرجہ اتم حاصل تھی ؟

مشترقی صاحب اور ان کے متبعین ذرا کھل کر بنائیں تو یہی کہ کیا یہ تمام فراعنة و
 نماروہ اور جبارہ و کیاسہ و مُسْمُوں ناجی صالح اور خلیفۃ الرسل فی الارض تھے یا نہیں ؟
سوال نمبر ۶ - کیا قرآن مجید پکار پکار کر نہیں کہتا کہ اسے مسلمانوں اتھاری یا دیگر اقوام کے
 نشانہ یا خواہش پر ہم سی کوئی ترجیح فوقیت یا برتری، العائم، مخفف خبیث، یا کوئی
 دیگر رعایت نہیں دیتے۔ بلکہ جعل کرے گا وہی کامیاب و بامداد ہوگا۔

جواب : سائل کا مطلب معلوم ہوتا ہے کہ از روئے قرآن مسلمانوں کو غیر مسلموں پر
 کوئی ترجیح فوقیت اور برتری حاصل نہیں۔ اگر غیر مسلم عمل کرے گا۔ تو اسی کو میمن پر فوقیت
 ترجیح اور برتری حاصل ہوگی اور خبیث مخفف بھی اسی کے لئے ہوگی۔ اسی نکلوٹ نظریہ پر
 مُحمد عنایت اللہ کی تمام کفریات و خلافات کی بنیاد قائم ہے لیکن میں پورے وثوق اور
 کامل بصیرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ قرآن مجید کی طرف سے اسی قسم کا پکار پکار کر اعلان ہوا تو درکار

اس کا اشتار بھی نہیں پایا جاتا۔ بلکہ اس کے خلاف قرآن پاک میں جا بجا توں کو فیر ہون یہ اسلام کو
غیر اسلام پر ترزی اور ترجیح دی گئی ہے۔ اور حضرت وکیلش اور امام و شاپ کا ترتیب بھی یہاں
اور اس کے بعد علی صالح پرتبہ ایکیا ہے۔ نہونہ کے طور پر صرف یہ آیات ذیل میں میش کرتا ہوں۔

۱۱) وَلَعِبْلَ مَوْعِنَ حَيَاةٍ مِنْ صَدِّيقٍ وَلَا إِجْحَاحَ لَكُمْ۔ (سورہ قمر رکوع ۲۷۔ پارہ ۲۹)

ترجمہ، اور علام سلمان مشکر سے بہتر ہے۔ اگرچہ وہ تم کو اچھا سلام ہے۔

۱۲) وَيَغْفِرَ كَمَدَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ (سورہ مجادہ رکوع ۲۹۔ پارہ ۲۸) (ترجمہ) اور

اللَّهُ نَهِيَنَ (ایے اسلام انو) معرفت عطا فرمائیگا۔ اور اللہ غفور و رحیم ہے۔

۱۳) وَالَّذِينَ أَمْوَالَ اللَّهِ وَمُسْلِمِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُصْدِقُونَ وَالشَّهَادَةُ
عِدَّ دَيَّهُمْ لَهُمْ عِدَّ سَبَّحَهُمْ أَحَمَّ هُمْ وَلَوْلَهُمْ دَوْ

الَّذِينَ كَفَرُوا دَكَلُوا مَا يَلَمُوا أُولَئِكَ اَفْلَحُ بِإِحْيَيْمَه ۝ (سورہ حمید رکوع ۲۴)

ترجمہ، اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک

صدیق اور شہید ہیں۔ ان کے لئے ان کا اجر اور ان کا فور ہوگا۔ اور جو لوگ سکر و کافر ہوئے

۱۴)

اوہ سماں ہی اسیوں کو جھٹکا دیا دھی جبھی ہیں۔

یہ آیات اپنے غیوم کے لحاظ سے واضح ہیں۔ حاجت تشریح نہیں۔ یہ قسم کی آیات سے قرآن

حیدر ہلڑا ہے۔ لیکن میں اسی قدر پر کفاہت کرتا ہوں۔

سائل صاحب کا یہ کہنا کہ "جو غل کر لیا وہی کامیاب و با مراد ہے۔" تفصیل طلب ہے۔ اگر کامیاب

اور با مراد ہونے سے آخرت کی کامیابی مراد ہے تو یہ طبع غلط ہے۔ اس لئے منکرن و مذکون اخر

میں سورہ زکام و نامزاد ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ: قُدْ خَرَالَذِينَ كَذَّبُوا بِلْقَارِ

اللَّهُ وَمَا كَانُوا حِصْنِيَّتَ ۝ (سورہ یونس رکوع ۵۔ پارہ ۱۱) (ترجمہ) بے شک وہ

لوگ گھائے اور نقصان میں ہیں جبھوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹکا دیا۔ اور وہ ہمایت پانے

والا نہیں ہیں۔

حضرت پر اخروی نفع مرتب ہوگا۔ اس کے ساتھ ایمان کی قید لازمی ہے جیسا کہ ارشاد

ہوتا ہے۔ وَمَنْ أَلَّا دَالْحِجَّةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مِنْ فَاعِلِيَّةٍ

کَانَ سَعْيُهُمْ مُشْكُورٌ ۝ (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲۔ پارہ ۱۵)

ترجمہ، اور جو شخص آخرت کی نیت رکھیگا۔ اور اس کے لئے جسیں سی کرنی چاہیے وہی

ہی سب بھی کرے گا۔ بغیری شخصِ دن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی یہ سماں مقبیل ہو گی۔

اور اگر کامیابی سے مسائل کی مرادِ دنیوی کامیابی ہے تو یہ بہت حد تک صحیح ہے۔ اس لئے کہ قرآنِ پاک میں جہاں آخری زندگی کو سورانے کے طور پر لیتے تباہے گئے ہیں مگر دنیوی زندگی کی اصلاح کے ذریعے بھی تعمیم فرمائے گئے ہیں۔ محدثین معاشرتِ تہذیب غرض انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں قرآنِ انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ جزو قومِ دنیوی زندگی سے تعلق قرآنی اصول و ضوابط پر مصلحت پر اموگی خواہ موتیں ہو یا کافر وہ دنیا میں آرام پا شیکیں لیں گے اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ آخرت کی پایہ دار دامی۔ ابھی اور رختِ موں نے وافی زندگی یا اس کے صحیح وسائل و ذریعے کا مع انداز انداز کرنے کے بعد بھی کوئی قومُ آخری نہمتوں اور لذائیختت کی حقدار ہو سکتی ہے۔ اسی فرق کو سمجھنے کی وجہ سے عنایتِ الدمشترقی نے عیسائیوں اور ہندوؤں کو صسلی مسلمان خلیفۃ اللہ فی الارض او جنت کے دارث قرار دے دیا۔ ان اقوام کی نسبت نیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ انہوں نے قرآن مجید کے اُس حصہ چیز کا تعلق دنیوی کامیابی سے ہے بعلت رکے اسی دنیا میں حاصل کر لیا یہیں کچھ کہ ان کے پیش نظر فِ دنیا ہے اور آخری زندگی کو انہوں نے بالکل نظر انداز کر رکھا ہے۔ اس لئے وہ غلبہ آخرت سے کسی طرح بھی رستگاری حاصل نہ کر سکیں گے۔

مَنْ كَانَ يَرِيَدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَذِيَّنَهَا لَوْفَ إِلَيْهِمْ أَعْدَالُهُمْ
فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُجْنِسُونَ هُوَ أَوْلَىٰ كَمَنِ الَّذِينَ لَيْسُ لَهُمْ
فِي الْأُخْرَىٰ قِيلَاتٌ إِلَّا النَّاسُ فَجَبَطُ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَلَطَّلَ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ هُوَ سُورہ ۲۰ (رسویہ) ۲۰ (پارہ ۱۴) (ترجمہ) جو شخصِ شخصیتِ دنیوی اور اس کی رونق (او رکھا ہے) چاہتا ہے تو تم ان لوگوں کے اعمال ان کو دنیا ہیں پورے طریقے سے سمجھتا ہیتے ہیں اور ان کے لئے دنیا میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے لئے آخرت میں بجز دوزخ کے اور کچھ نہیں۔ اور انہوں نے جو کچھ دلیں دنیا میں کیا تھا۔ وہ آخرت میں بز بنا کا رہ ہو گا۔ اور جو کچھ کر رہے ہیں بے خوبی۔

سوال نہیں ہے، کیا یہ درست اور صحیح نہیں کہ قرآنِ پاک محدثین کو رکوع اور بعد را کھین اور ساجدین کے ساتھ محدثِ نقلِ محدثین اسی سخن کی تعلیم کے کر تمام ارضی

خُلُوقِ پیارہ دختِ رفیو اور سادوی عصُر قمر اور دیگر تمام مخلوق کو جو عالمِ امور (نقشِ بیتِ اصل) بین ہے رکھیں اور سادیں کہنا ہے۔ بلیں کو ساجدین کا تمہاری کوئی رفتار میں بین اہل زندگی کی وجہ سے ناندہ درگاؤ ایزدی (نقشِ بیتِ اصل) بتلتا ہے۔ ان سجدوں یاد کروں ہے کیا مطلب اور مراد آپ کے نزدیک کیا ہے؟

جواب: ہم صاحب ابیشک قرآن پاک نے وَأَرْكَعُوا مَحَمَّدَ الرَّاكِعِينَ۔ فرمائیں ہم کو باسمِ مل کر اللہ کے حضورِ حججتے اور نمازِ پڑھنے کی تعلیم دی ہے۔ قرآن مجید سے بلاشبہ یہی ثابت ہے کہ چنان سوچ بستا رے پہاڑ۔ دخت و نبیو اللہ تو سجدہ کرتے ہیں۔ (رسوئہ حج رکوع ۲ - پارہ ۱۱) اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ الیں یعنی حق تعالیٰ کے حکم سے انکار کرنے لئے پاکش میں ناندہ بارگاؤ ایزدی قرار پایا ہیں کہ اب تک بھی نہیں سکا کہ ان سوالات کا منشاء کیا ہے! اور آخر اپ شابت کیا کرنا چاہتے ہیں؟

باقی نکایہ سوال کہ ان سجدوں اور کوئونوں سے کیا مراد ہے؟ سوکس کا جواب یہ ہے کہ انسان چونکہ مکاف سے احکامِ شریعت کا۔ اس لئے اس کے سجه سے تشریحی انتیاً دُمراد ہے اور چنان سوچ وغیرہ مخلوقات (جو مختلف نہیں ہیں) کے سجدہ سے مراد ان کا ختنہ ای کے سامنے مُسْخَرٌ ہونا ہے۔ اور آدم علیہ السلام کو جو سجدہ کر نہ کر حکم نہ کھانا تو وہ سجدہ عبادوں میں نہ خدا بلکہ سجدہ تعظیمِ رحمۃ عبادت اور سجدہ عبادت صرف اللہ رَبُّ الْعَالَمِینَ کے لئے خاص ہے۔ (اب شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ میں غیر اللہ کے سامنے سجدہ تعلیمِ صحیح حرام ہے۔)

سوال نمبر ۸: سیکیا یہ سچ نہیں کہ کتابِ اللہ اُسی قوم کو خدا کی گروہ بتلاتی ہے جو راکھیں ساجدین ہیں۔ مجاہد اور خوش اخلاق عادل اور اپنی کتاب کی عالیٰ عالمِ مجاہدین کو سر پا رفتار میں بین اصل لیں کرنے اور اپنے دین کے علمکے لئے مخدوم کر اپنی جان اور مال کی باری لکانے میں بیدبیخ ہو؟

جواب: خدا کی گروہ کی تعریف آپنے جو بیان کی ہے مجھے یاد نہیں کہ یہ قرآن پاک کی کوئی آیت میں ہے۔ اگر آپ اس آیت کو نقل کریتے تو زیادہ مکمل جواب عرض کیا جا سکتا تھا۔ اس وقت یہرے پیش نظر حب ذیل آیت ہے جسیں میں حسن دلی گروہ کی تعریف فرمائی تھی ہے: لَا يَتَّخِذُ ثُوْمًا يَوْمَئِنُونَ إِنَّ اللَّهَ وَاللَّهُمَّ إِنَّا حَرَسًا

یواد و اُن صن حاداً لله وَسَوْلَهَ وَلَوْ کَا نَوْ اِبَاءَهُمْدَادْ اِبَاءَهُمْ
او اخوانهم اؤ عشیرتهم هم د او لیک کتب فی قلوبهم الایمان
فَلَیک هم بروج منه ط و بی خلیه هم جنت بختی متن تحتما الانهر
خلیلیت پنهان ارضی الله عنهم و مرضعا عنهم ط او لیک حزب الله ط

(پارہ ۲۸۔ روکوں ۳)

ترجیح بوجوگ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ آپ ان کو زخمیں کے د کردہ ایسے اشخاص سے دوستی رکھیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں۔ اگرچہ وہ ان کے باپ یا میٹھے یا بھائی یا کوئی نہ ہوں۔ ان لوگوں کے دلوں میں اس تھانی لے ایمان ثابت کر دیا ہے۔ اور ان کو اپنے فیض سے قوت دی ہے۔ اور ان کو ایسے باغوں میں خل پڑیکا جس کے نیچے سے ہر سی جاری ہونگی جن میں وہ ہمیشہ ہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے راضی ہو گا۔ اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے۔ یہ خدا فی گروہ ہے۔

مجھے بلکہ کسی بھی مسلمان کو اس امر سے انکار نہیں۔ کہ خدا فی گروہ کے اوصاف میں سے ان کا رائج ساجد مجاہد خوش اخلاق عادل عالم اور عامل ہو بنا ہی ہے۔ لیکن آپ کے مقتد ملحد عذایت اللہ مشرق کے نظریہ اور مسلمانوں کے عقیدہ میں یہ تین اور نمایاں فرق ہے کہ ملحد نکور کے نزدیک اسلام صرف عمل ہے۔ (عمل سے اس کی مراد ممتاز روزہ وغیرہ اعمال حسنہ نہیں بلکہ سیچھ اٹھا کر اندریزوں کی کوٹھیوں کا طواف کرنا۔ ان کے گھوڑوں کے لئے مکھاں اور اندریزوں کے لئے اندٹے اور مفرغیاں ہتھا کرنا وغیرہ خرافات و لشویات اس کے نزدیک عمل ہے) عقیدہ کی ضرورت کا وہ قائل نہیں ہے۔ بلکہ اس کے نزدیک عقیدہ خاص "بدحاسی" ہے (ملا خطبو نہ کہ حصہ اردو کے دیباچہ کا م ۸۷ و ۸۸ تین ساری تیرہ سو سال کے مسلمانوں کا براؤ نے قرآن یعنی تفہیم اتفاقاً دیے ہے کہ اگر ایمان اور تسلیت نہ ہو درج تہامنیکیوں کی جڑ اور بسیار ہے) تو انسان کے اعمال خواہ کیسے ہی اچھے ہوں۔ وہ جنم

ہیں جانے کاستھی ہے (چنانچہ اور پرسی جگہ اس پر قرآنی شہادت پیش کر جھاؤں)۔ درخت کی جڑ اگر موجود ہے تو پتوں اور ٹہیوں میں تازگی اور شکوفتگی بھی قائم رہ سکتی ہے لیکن اگر جڑی کاٹ دی جائے تو پھر یہ ہنڈیاں چوڑے میں جلانے کے قابل ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح اگر کسی نوم بی جماعت میں وہ اوصاف چوڑاپ لے ذکر کئے ہیں پائے جائیں اور ان اوصاف

کے ساتھ اُن کے عقاید بھی صحیح ہوں۔ قرآن کی حقانیت، اسلام کی صداقت اور رسول نبوی میلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سالت تو بھی مانتی ہو۔ تب شیک اس جماعت کا حزب اللہ (خدا فی گروہ) ہونا مستلزم ہے۔ لیکن اگر ایمان و عقیدہ صحیح نہیں تو وہ جتنا "حزب اللہ نہیں بلکہ حزب الشیطان" (شیطانی گروہ) ہے۔

سوال نمبر ۹: کیا برتوئے قرآن مجید ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ سے مراد اللہ کے لئے جان و مال و تن میں دھن را خدا میں قربان کر دینا ہے یا صرف ایسے کہ کہ قیامت ضرور ہوگی۔ اور اس دُنیا سے خصت ہو جانا مراد ہے؟

جواب: ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ کا معنی یہ ہے کہ اللہ کی ربوبیت و اکوہیت اور اُن کے وحدہ لا شرکیہ اور يوم جزا و سزا کے برحق ہونے کی دلیل سے تصدیق کرے۔ اقرار بالشان صرف احکام اسلام کے فناذکے لئے ضروری ہے وہ ایمان کا تخلی صرف قلب سے ہے۔ قرآن یاک کی حکم ذیلِ تین آیات سے یہ چیز ثابت ہے۔ رَأَىٰ أَوْلَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا يَمَانٌ (پارہ ۲۸۔ روکع ۳۷)

رَأَىٰ وَعِلِّمَهُ مَطْهَرَنَ مَا لَهُ يَمَانٌ (رسوہ نعل۔ روکع ۱۵)

(۳)، وَلَمَّا يَدْ خُلِ الْأَمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ (رسوہ جوات روکع ۲۔ پارہ ۲۶) اعمالِ حسنہ بھی ضروری ہیں لیکن یہ ایمان کی ماہیت میں داخل نہیں ہیں۔ یعنی ایمان کا تعلق فقط دل سے ہے۔ جیسا کہ آیات منقولہ سے ثابت ہے۔ اور اعمال کا تعلق جو ارجح ہے۔ خدا کی گرفت سے بچنے کے لئے درف ایمان کافی نہیں تا قبول اعمالِ شرعیہ نہ سجا لائے جائیں۔

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُنْذَرُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْنَا وَهَمْ لَا يُفْتَنُونَ (رسوہ عذیبۃ رکوع ۱۔ پارہ ۲۰) ترجمہ:- کیا لوگوں نے گمان کر رکھا ہے کہ فقط آئتا کہنے سے چھوڑ دیے جائیں کے اور وہ آزمائے نہ جائیں۔ یعنی غیر ممکن اور مومن بے عمل میں یہ فرق ہے کہ اول الذکر هُمْ فِيهَا خَلِدُونَ کا مقصود اُقیٰ ہے۔ یعنی وہ جنم میں سہیش رہے گا۔ اس سے کبھی نہ نکلا جائیگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اُول اور جتنی فیصلہ ہے۔ اور بے عمل مومن اپنی بے عملی و بدعلی کی مناسب سزا بھائتے کے بعد دوزخ سے نکال کوخت میں داخل کیا جائیگا۔ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ سَرِيجاً۔ اہد اگر پروردگارِ عالم چاہے اور کسی

مومن بے عمل پر اس کی نظر کر مہوجا ہے۔ تو اس کے ایمان کی گرت سے یا اس کی کوئی اہدا اپنے آجائے پر اس کی خطاوں کو حفاف رکھیگا۔ اَنَّ اللَّهَ لَا يُعِيفُ أَنْ تَشْرِكَ بِهِ وَ لِيَعِفُ مَادُونَ ذَلِكَ مِنْ لَيْسَ أَثْرًا۔ (سورہ ناز: رکوع، پارہ ۵) یعنی برشک اللہ تعالیٰ یہ نہیں بخشیگا کہ اس کے ساتھ شرک (اوکفر) کیا جائے۔ اور اس کے سو اخوب کو چھین چڑھن لیگا۔ لیکن یہ قانون نہیں ہے۔ قانون یہ ہے کہ مدد و صلن تعلیم میثقال ذَرَّةٍ تَّقَدِّمَ شَرَّةً۔ (سورہ الدلائل پارہ ۳۰) یعنی "اوہ شخص ذرہ برابر بدی کرے کا دہ اس کو دیکھ لیگا"۔

عرضِ محض و فرم الایمان شخص خواہ وہ بے عمل ہو یا با عمل یعنی عذاب الہی میں مستلزم گیا۔ بھی اس سے چھٹکارا نہ پائیگا۔ اور مومن بے عمل مناسب سزا بحکمت کے بعد دوزخ نے کالا جائیگا۔ اگر مومن بے عمل اوہ غیر مومن کے ساتھ اہم دقتی کے اس امتیازی سوک کا فلفہ صفرتیت زدہ مشترقی کے پرونوں کی بھیجیں نہ آئے۔ تو ان کو دینی و حکومتوں کے سوک پر غور کرنا چاہیے۔ کہ بخاوت سے تھے جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو موقوی سزا میں دی جاتی میں بلکہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مجرم کی نیت قانون شکنی کی نہ تھی۔ اور اس سے بھول جوکت ہوئی ہے۔ تو بآوقات اُس سے صرف تنبیہ کر کے چھوڑ دیا جاتا ہے لیکن اگر حکومت کے طاف انقلاب اور بخاوت پیدا کر دے۔ یا حکومت کے مقابله میں ایک اور متواتری حکومت قائم کرنے کا جرم ثابت ہو جائے۔ تو اس کوئی حکم نہیں کیا جاتا۔ اس لمحت سخت سخت اور نیکین سے نہیں سزا دی جاتی ہے۔ خواہ و مجرم تھنہ ای صفات پسندیدہ اور اعمال حسنہ کا حال ہوئے اس کے اعمال و اوصاف کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اور اس پر کسی عاقی ان ان کو انتراض بھی نہیں ہوتا۔ اسی طرح خدا اور اس کے رسولوں اور اس کی تبلیغیات و در قیامت وغیرہ کا انکار آسمانی بادشاہت سے ہٹکی ہوئی بخاوت ہے۔ یہے باغی کے نئے آسمانی بادشاہت میں بھی کوئی رعایت کوئی سہولت اور اس کی سزا میں کوئی تخفیف نہیں۔ خواہ اس کے اعمال بنطہاہر کیے ہی اچھے معلوم ہوئے ہوں۔ میکن اگر کوئی تحفظ آسمانی بادشاہت کو مانتا ہے اور بتقاضا کے بشرطیت اس سے گناہ کا صدور ہو گیا ہے۔ اور وہ اس گناہ کو ہٹکا بھی نہیں جانتا۔ تو اس کی سزا میں تخفیف بھی ہو سکتی ہے۔ اور اگر باری حق فی چاہے۔ تو خاص حالات میں اس کو حفاف بھی فرماسکتا ہے۔

سوال نمبر ۱۔ کیا بر قرآن یا اسوہ حسنة رسول قوم مسلمان جس سرزین

کے خلاف ہی تھی ہو۔ وہاں کی حکایت میں قوام سے کہ خلیفۃ اللہ ہونے کا انمول پورا کرے۔ یا اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اقامہ نہ کرے۔ اور بنے خوف و خطر زندگی بس کرنے سے پاک نہ ہو۔ پسخواہ کے سوا احکام قرآن کے علاوہ موسرے کے قانون کا ضابطہ کے فیصلوں قبول کرے۔ اپنی زندگی بس کرنا ہے۔ وہ مسلمان کہلاتا ہے؟ (سبحان اللہ کیا عبارت ہے جبکس کا نہ سر ہے نہیر۔ نہ بتدا کا پتہ نہ جبرا۔ فاتحی)

جواب:- قرآن مجید ہمیں دینی اور اخروی زندگی کو کامیاب بنانے کی بار بار دعو دیتا ہے یہت، اول الغزی، اشیار، قربانی، اورتی و کوشش کا سبق سکھاتا ہے۔ حکومت اور اقتدار حاصل کرنے کی ترغیب بھی دلاتا ہے۔ ان چیزوں کا کون مسلمان انکار کرتا ہے؟ لیکن یہ یاد ہے کہ مخفی حکومت و سلطنت حاصل کرنے سے اُن خلیفۃ اللہ ہمیں بن سکتا۔ اس لئے کہ حکومت اور دینی علیہ مقصود بالذات ہمیں ہے۔ اس غلبہ اقتدار اور حکومت سلطنت سے احکام شرعیتی کا نفاذ اور شعائر اسلامیہ کا تحفظ مقصود ہے جنماجھے قرآن مجید میں ارش دموتا ہے:- **الَّذِي أَنْهَى سَبَبَاتِهِ فِي الْأَرْضِ أَقَامَ مَا وَعَدَ وَأَنْهَا لِلْأُكُوهُ وَأَمْرَأَتِهِ** بالمحرف وَلَهُوا عَنِ الْمُشْكِرِ۔ (سورہ رج ۔ رو ۵۰-۶۰ ترجیہ۔ یہ لوگ ایسے ہیں کہ اُوسمان کو دینیں میں حکومت دیں تو یہ لوگ (خدو بھی) نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اور دوسریں کو بھی) نیک کاموں کے کرنے کو کہیں۔ اور بُرے کاموں سے منع کریں۔

اس آیت سے صاف ہجوم ٹوکرے دینی اقتدار اور حکومت سے شرعی احکام کا نافذ کرنا اور شعائر اسلامیہ کا تحفظ مقصود ہے۔ اور حکومت اس مقصود کی تنکیل کے ذرا بھی میں سے ایکیزدیجی ہے لیکن اس کے خلاف مخدوعیت اللہ مشقی حکومت و سلطنت کو مقصود بالذات پھیراتا ہے۔ اور شعائر و احکام کو مقصود بالذات ہمیں نہیں ناسا۔ چنانچہ "احمد انبالوی" (جبس کو الاصلاح مورخ ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۴ء کے سرورق پر ادارہ تحریر میں شمار کیا گیا ہے) کا ایک طویل مضمون یہ چند کوہہ میں صفحہ ۲ سے صد تک شائع ہوا جبکہ اس کی ہمیشہ مضمون نہ کوئی تعریف ترتیب ہوا ملک مشرق لکھتا ہے:-
"محترم انبالوی کا مفصلہ ذیل اقتصادی رسالہ جس کو الاصلاح میں شائع کرنا ہوں پہنچیں بصیرت کو واکر دینے والے مضمون کا حب ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیے!
" دینوبی جوانی کم علمی کی وجہ سے غصہ کی ختنی نوں سمجھنے سے عاجز تھے۔ نہیں کہ ظاہری علاما

پی نہ رہتی ہے ای مسلمانوں کو نماز و نونج روکا سکی تھیں بڑی شدید سے کرتے ہے اگرچہ وہ پاپے خود بھی
کرنے مقصود بالذات نہیں" (مود کام علی خوشی نے اپنے خطبہ علی الفطہ میں ۲۰ نو ہوئی طوفہ کے
صور پر واضح ترین الفاظ میں لکھا ہے کہ نماز کا مقصد قیام سلطنت ہے۔ اب غور کیجئے کہ قرآن حجید و نماز
و نیروں حکام و شاہزادیوں کے تحفظ کو مقصود بالذات پھیرانا ہے اور حکومت اور سلطنت کو اس کا ذریعہ
کیکن مشرقی محدثین کے باشکن علیکم بڑا بناک ہے اپنے اقتدار و بلبل اور حکومت سلطنت کو احکام شریعت
نفاذ و تحفظ کا اگر ذریعہ سمجھا جائے تو عین مشتمل خداوندی ہے سیکن مشرقی الحد کے نقطہ نظر کے علاوہ
حکومت و علمی صالح کرنے سے کوئی قوم خلیفۃ اللہ نہیں کہا سکتی لیکن اس کے خلیفہ الشیطان ہونے میں شکر
کی گنجائش نہیں: "وَآخِر دُعَوْيَا إِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَبِالْعِلْمِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَلَّمٍ
مَسِيَّدًا وَمَوْلَيَا مُحَمَّدًا وَاللَّهُ دَمْحَابِهَ وَأَمْمَةَ دِينِهِ وَصَاحَابِهِ أَمْتَهِدُ وَابْنَاءَهُ أَجْمَعِينَ"

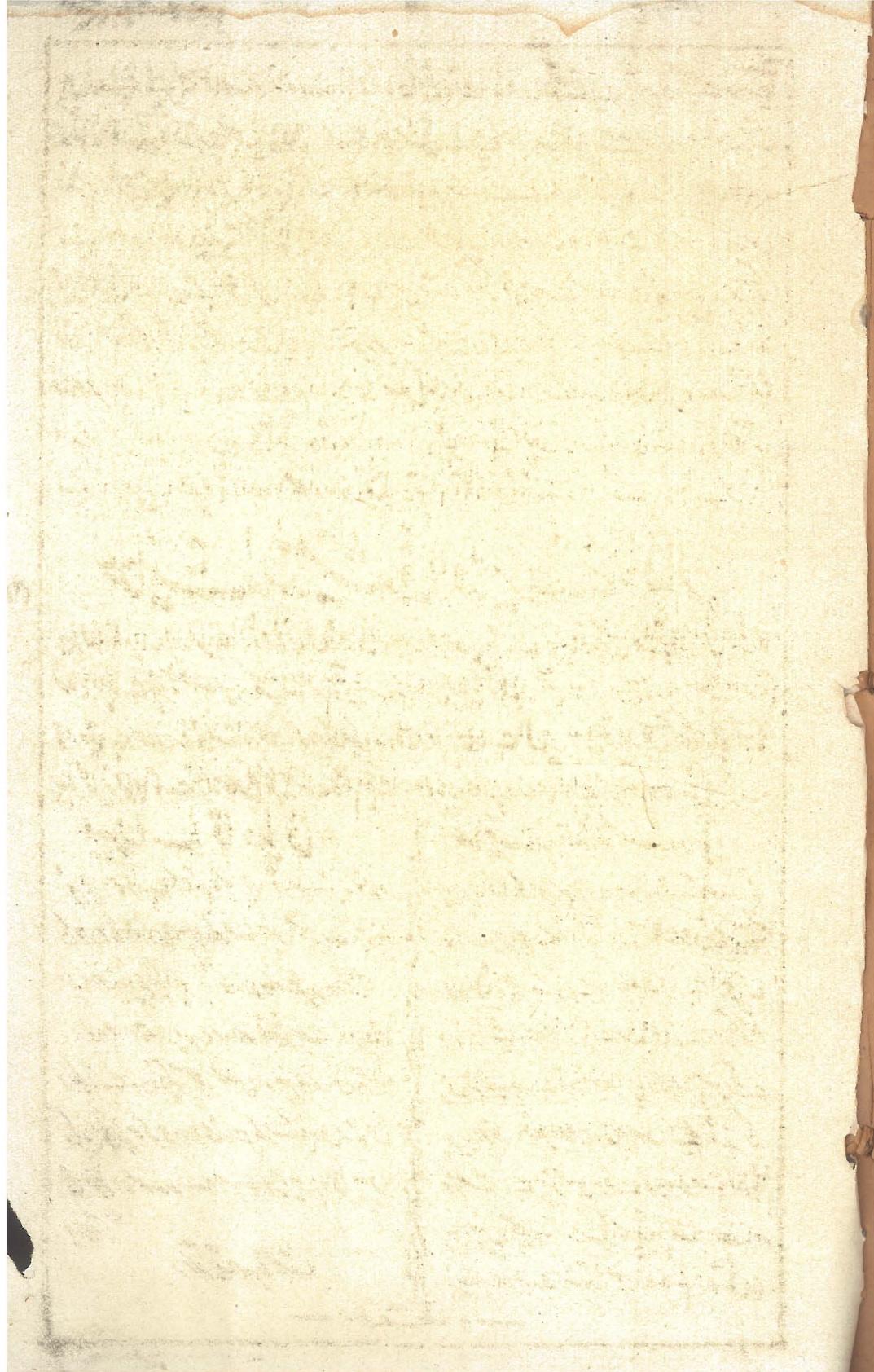
عنایت اللہ مشرقی اور میرزا قادیانی

میرزا قادیانی اور عنایت اللہ مشرقی میں بحافی نہایت بوجوہ ہے میرزا قادیانی کی طرح مشرقی بھی مغلیق کا
شکار ہو چکا ہے فہرست مقصود نیزہ صدیہ اسلام تی تیخ ہے میرزا بھی کی طرح مشرقی بھی انگریزوں کو اولی الامر اور واجہات عالم
قدار دیتا ہے وہ دنوں نے گورنمنٹ اسلامیوں کو دہلوکہ دیکھا اپنے اقتدار قائم کر لیا ہے میں ہر کوئی تحریکیں ایجاد و کائنات کا
یہلوٹا ہر کیا جاتا ہے تاکہ مسلمانوں کو ضم تھیق کا علم ہوئے اور وہ یہ فتنہ پروازوں کو اپنے اصلی خدو خالی دلکشی کیں۔

میرزا قادیانی اور عنایت اللہ مشرقی

میرا یہ دعویٰ ہے کہ تمام دنیا میں گورنمنٹ برطانیہ (میرزا خاکساہ بوسن ہے کہہ) ماؤن دقت کے خلاف کچھ
کی طرح کوئی دوسری ایسی گورنمنٹ نہیں جس نے زمین پر (نہ کرے میں بیخی و خطر کہتا ہے) کھاکا جس کو منہج
اوی امن قائم کیا ہے" (زادار حاشیہ ص ۵۷) عیسیٰ اچھوت کی لیے حد خدمت کرتا ہے اسی طرح
"دھ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیت و مریدی (اوی سی ولیے سے انگریز کی خدمت بھی کرے ایسکے دلکھ
رکھتی ہے جوہ ایک سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ میں شرک ہو۔ بے خوف خطر اپنی خدمات پیش کرے
کی بن گئی ہے کہ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں۔ کران (میں بیخوں و خطر اعلان کر کھاکوں کو مجھے انگریز کی
کی نظر دوسرے مسلمانوں میں پائی نہیں) حکومت سے بہتر کس وقت کوئی حکومت نظر پر
ہیں نہیں جھیجی۔" (مشرقی کا پیغام سندر جو اخذ نہ کرے
زینہدار ہر جزوی سے صفر، کلم اول)

(تحفہ قیصر و فض)



BHERA (Punjab)

Maulawi Mohammad Amin Sahib, Proprietor 'Mohammad Amin Brothers'
Hide Merchants Calcutta Writes:-

The districts of Jhelum and Shahpur have produced many learned scholars and pious men. The Muslims of Punjab have known and generally appreciated the services rendered by the famous Bugwi family to Islam. Times have changed greatly and these districts have succumbed to the rising tides of irreligiousness and illiteracy. The families having knowledge as their heritage are ruined. The well-known city of Bhera which was a great centre of knowledge and learning became the source of many a springs of irreligiousness. Hakim Nur-ud-Din Qadyani and Hakim Fazal-ud-Din, who were the right hand men of the Mirza of Qadyan belonged to Bhera. In view of the great propaganda the citizens would have accepted Qadyani faith. In order to destroy the faith of villagers, illiterate "Peers" false Dervishes, and counterfeit Syeds spread the net for Shiaism. In short the Muslims suffered a great lot economically as well as in knowledge and faith etc.

In view of these events the existence of some Muslim institution to counteract the evil influences and to propagate faith was utmost necessary. Moulana Zahur Ahmad who is direct decendent and representative of the famous line Bugwi, has founded and organised a society under the name of "Hizbul Ansar" in the Shahi Mosque of Bhera, which has been repaired in 1277 Hijra by his great grand father and which is very spacious and extremely beautiful.

This Society has three missionaries work in the villages. Every year a conference is held to review its activities, a monthly magazine "Shams-ul-Islam" has also been started for the propagation of faith and a Darul-Uloom as well where the students are being taught the translation of Holy Quran, Tafseer, Hadis and Arabic Literature.

Fortunately I had an occasion to visit this Darul-Uloom on the 2nd Oct, 1936. In the spacious courtyard of the mosque the students were being taught class wise. There are five teachers to teach 115 students. There is an orphanage where parentless children are receiving education. Poor students get clothings, food, beddings, oil for lamps etc., etc., free of any charge. The expenditure on an average is about Rs. 360/- per month. The student here are not only given book knowledge but they are being prepared for the hard task ahead mentally and physically. I also inspected the Account Registers and found them to be kept in a regular way. I was greatly struck by the doings and sacrifices of Moulana Zahur Ahmed.

In present times it is a real boon to have such an institution which is propagating the true faith and keeping the evil influences away. The Darul-Uloom has no regular source of income and no waqf etc. to rely upon. Owing to the evergrowing number of students the accomodations for them have fallen short of the real need. Next year there are expectations of still more increases and Rs. 10000/- are required for building a Boarding House. Moulana Zahoor Ahmad has started the construction work without any funds in hand. Moreover the institution has previous debts to pay. I have been helping it regularly in the shape of a monthly allowance, for the last one year and invite all well-to-do and considerate Muslims to extend a helping hand to such a serviceable and necessary institution.